صرف احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لیے

انٹرنیشنل

مدیر: مدثر عزیز

قیمت فی پرچہ -/5 یورو

فون: +49-308735703

Email: generalsecretaryaaiil@gmail.com

احمدیہ انجمن لاہور (جرمنی) کی خصوصیات

- آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، نہ نیا نہ پرانا۔
- قرآن کریم کی کوئی آیت بھی منسوخ نہیں نہ آئندہ ہوگی۔
- سب صحابہ اور آئمہ قابل احترام ہیں۔
- سب مجددوں کا ماننا ضروری ہے۔
- کوئی کلمہ گو کافر نہیں۔

جلد نمبر 02 | 2 ربیع الثانی تا 3 جمادی الاوّل 1438 ہجری یکم جنوری تا 31 جنوری 2017ء | شمارہ نمبر 2-1

ارشادات حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؒ (مجدد صد چہار دہم)

تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک وہ مال خرچ نہ کرو جس کو تم عزیز رکھتے ہو

اسی طرح پر زکوٰۃ ہے بہت سے لوگ زکوٰۃ دے دیتے ہیں مگر وہ اتنا بھی نہیں سوچتے اور سمجھتے کہ یہ کس کی زکوٰۃ ہے۔ اگر کتے کو ذبح کر دیا جائے یا سؤر کو ذبح کر ڈالو تو وہ صرف ذبح کرنے سے حلال نہیں ہو جائے گا۔ زکوٰۃ تزکیہ سے نکلی ہے مال کو پاک کرو۔ اور پھر اس میں سے زکوٰۃ دو۔ جو اس میں سے دیتا ہے اس کا صدق قائم ہے لیکن جو حلال حرام کی تمیز نہیں کرتا وہ اس کے اصل مفہوم سے دور پڑا ہوا ہے۔ اس قسم کی غلطیوں سے دستبردار ہونا چاہیے اور ان ارکان کی حقیقت کو بخوبی سمجھ لینا چاہیے تب یہ ارکان نجات دیتے ہیں ورنہ نہیں اور انسان کہیں کا کہیں چلا جاتا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ فخر کرنے کی کوئی چیز نہیں ہے اور خدا تعالیٰ کا کوئی نفسی یا آفاقی شریک نہ ٹھہراؤ اور اعمالِ صالحہ بجالاؤ۔ مال سے محبت نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’تم بِرّ تک نہیں پہنچ سکتے جب تک وہ مال خرچ نہ کرو جس کو تم عزیز رکھتے ہو‘‘

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو اپنا اسوہ بناؤ اور دیکھو کہ وہ زمانہ تھا جب صحابہؓ نے نہ اپنی جان کو عزیز سمجھا نہ اولاد کو اور نہ بیویوں کو بلکہ ہر ایک ان میں سے اس بات کا حریص تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں شہید ہو جاؤں۔ تم حلفاً بیان کرو کیا تمہارے اندر یہ بات ہے؟ جب ذرا بھی ابتلا آ جاوے تو گھبرا جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ہی کی شکایت کرنے لگتے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کبھی مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ (ملفوظات جلد نہم)

اداریہ

تعلیماتِ اسلام دائمی اور مکمل ہیں

اللہ تعالیٰ کا سورۃ المائدہ میں ارشاد ہے ترجمہ: ''آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا۔ اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارا دین اسلام ہونے پر میں راضی ہوا، پھر جو شخص بھوک سے مجبور ہو جائے گناہ کی طرف جھکنے والا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے''۔ (سورۃ المائدہ 3)

سطور بالا میں جس آیت کا ترجمہ لکھا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی نوید جانفزا ہے جو کسی کتاب میں نہیں ملتی۔ دین کا مقصد سوسائٹی کی اصلاح ہے۔ اور قومیں صالحیت سے بام عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ تکمیل نفس انسانیت کا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ قرآن کا یہ دعویٰ ہے کہ دین کی جو اصل غرض ہے۔ وہ بدرجہ کمال قرآن میں بیان کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس سے قبل دین کمال کو نہ پہنچا تھا۔ وہ مکان اور زمان سے وابستہ تھا۔ اس لئے وہ اسلام سے قبل نوعِ انسان کا عالمگیر مذہب نہ بن سکا۔ اب کوئی سچائی ایسی نہیں، جس کا ذکر قرآن میں موجود نہ ہو اور بیان نہ کیا گیا ہو۔ اب اگر کوئی دین اسلام کو منسوخ کرنے کا مدعی ہے تو وہ بتلائے کہ اسلام کی فلاں تعلیم ناقص ہے۔ اور اس نئے دین نے اسے یوں مکمل کیا ہے۔

اس کے بعد فرمایا۔ اب ہم نے انسانوں پر اتمام نعمت بھی کر دی ہے۔ بالفاظ دیگر مسلمان اب کے لئے دوسروں کے محتاج نہیں۔ بلکہ دوسرے اور دوسری قومیں ان کی محتاج ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فیض مسلمانوں کو میسر ہیں۔ پس اب ضرورت قرآن کریم کے بیان کردہ طریقوں سے ان نعماء کے حصول کے لئے جدو جہد کی جاوے۔

اس کے بعد یہ اعلان فرمایا کہ اس عالمگیر مذہب کا نام اسلام رکھا گیا ہے۔ اس کا نام کسی انسان کے نام پر نہیں رکھا گیا۔ بلکہ قوانین کو عملی اسلام کہا گیا ہے۔ اور یہ اس لئے ہے تا اسے عالمگیریت بخشی جاوے اسلام کے بیان کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہو کر انسان دن بدن ترقی کی لاانتہا ہی منازل طے کرتا چلا جاتا ہے۔ اگر کسی وقت فضا مکدر رہے۔ سوسائٹی کی عام حالت اچھی نہیں، اور بعض نامناسب رسوم اور قیود میں جکڑی گئی ہے تو بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں انسان ہر وقت اس کی اصلاح کی سکیم تیار کر سکتا ہے گو اس فضا کے بداثرات سے خود بھی متاثر ہو رہا ہو۔ اگر اس کی نیت ہر وقت یہ ہے کہ وہ سوسائٹی کی تطہیر اور پاکیزگی کا منصوبہ تیار کرے تو اس منصوبہ کی کامیابی تک تو اللہ تعالیٰ کا غفر اور رحم اس کے شامل حال رہے گا اور بالآخر وہ سوسائٹی کے بداثرات آہستہ آہستہ سب دُور ہو جائیں گے۔ اگر مصلحین استقلال اور استقامت سے اصلاحی تحریکیں چلاتے جاویں گے تو بالآخر وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ اور کامیابی تک ان پر غفر اور رحم سایہ فگن رہیں گے۔ جماعت احمدیہ لاہور کسی نئے مذہب کا نام نہیں بلکہ ایک اصلاحی تحریک کا نام، اس کا مقصد صرف اور صرف اسلام کے اصولوں اور تعلیمات کو اپنی اصل شکل میں پیش کرنا اور ان اصولوں کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کی کوشش ہے۔ جماعت احمدیہ لاہور اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ اسلام کی تعلیمات ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس کی بدولت امن عالم قائم ہو سکتا ہے کیونکہ دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جس میں آفاقیت کا تصور پایا جاتا ہو اور اس کی تعلیمات دائمی اور مکمل ہوں۔

☆☆☆☆

افتتاحی خطاب برموقع سالانہ دعائیہ 2016ء

فرمودہ حضرت امیر ڈاکٹر عبدالکریم سعید پاشا صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بمقام جامع دارالسلام لاہور

''اللہ بے انتہا رحم والے، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

''سب تعریف اللہ کے لئے ہے (تمام) جہانوں کے رب، بے انتہا رحم والے، بار بار رحم کرنے والے، جزا کے وقت کے مالک (کے لئے) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں تو ہم کو سیدھے رستے پر چلا، اُن لوگوں کے رستے (پر) جن پر تُو نے انعام کیا نہ اُن کے جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کے'' (سورۃ الفاتحہ)

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

سورۃ الفاتحہ کی تلاوت سے میں نے اس سال کے دعائیہ کا آغاز کیا، اللہ تعالیٰ اس پاک کلام کو ہمارے لئے باعث برکت بنائے اور حفاظت اور حصول علم کا ذریعہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں ایک سال اور موقع دیا کہ ہم پچھلے سالوں کی طرح اس دعائیہ میں بھی شامل ہوئے۔

اس دعائیہ کے آغاز پر سب سے پہلے میں اپنے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ پاکستان اور بیرون ممالک سے آنے والے مہمانوں کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی ہے۔ ان سب کو اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے کہ انہوں نے شمولیت کی خاطر خرچ برداشت کیا، اپنا قیمتی وقت نکالا اور آج وہ ہم میں موجود ہیں۔ جہاں سے بھی تمام حاضرین آئے ہیں اور ادھر موجود ہیں وہ اپنے کام چھوڑ کر آئے ہیں، سال کے آخری دنوں میں کاروباری زندگی عروج پر ہوتی ہے اس کو چھوڑ کر اور اپنے گھر والوں کو اور اپنے گھر کو چھوڑ کر آنا، خاص کر ان دنوں میں جب ہماری قوم آزمائی جا رہی ہے، ہم آزمائے جا رہے ہیں اور تمام دنیا میں آزمائشیں ہیں۔ ان مشکلات اور آزمائشوں کے باوجود اور ان طرح طرح کے امتحانات کے باوجود آپ سب کی دعائیہ میں شمولیت اللہ تعالیٰ کی نظروں میں انشاء اللہ بہت قدر پائے گی۔ یہ ایک قربانی ہے جو آپ نے دی اور ایک نمونہ عملاً دکھلایا کہ ہماری انجمن کی بیعت جس کا اہم مقصد ''دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے'' اس وقت واقعی آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کر کے دکھایا اور ہمیشہ کی طرح میں امید کروں گا کہ اگلے سالوں میں آپ کا اعلیٰ قابل تقلید نمونہ آپ کے باقی دوست احباب اور گھر والے دیکھیں گے اور اس نمونہ کی تقلید کریں گے تاکہ وہ بھی ان خاص دنوں سے آئندہ فائدہ اٹھا سکیں۔ دعائیہ کے دن ایسی چیز نہیں کہ امام وقت کی وفات کے بعد ہم نے اپنی مرضی سے شروع کر دیئے بلکہ یہ امام وقت کے اپنے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا ہے تاکہ جماعت مل کر عبادت کر سکے۔ آپؑ نے روحانی جماعت بنائی اور اس کے لئے یہ ضروری تھا کہ کچھ دن سال میں ایسے ہم اپنی زندگیوں میں سے نکالا کریں جس میں صرف اور صرف روحانیت حاصل کرنے اور روحانی ماحول میں بیٹھنے کے لئے آجایا کریں، اکٹھے بیٹھیں، اکٹھی دعائیں کریں اور باجماعت نمازیں ادا کریں۔ یہ **ثابت شدہ بات ہے کہ اچھے ماحول میں بیٹھنے سے اچھا اثر پڑتا ہے اور بُرے ماحول میں بیٹھنے میں بُرا اثر**۔ اس لئے یہ امام وقت نے ایک ایسا موقع قائم کیا کہ ہم اچھے لوگوں میں بیٹھیں، اچھے ماحول میں بیٹھیں، اچھی باتیں سنیں اور اچھی باتیں کریں اور اس طرح ہمارے ذہنوں پر ایک اچھا اور نیک اثر ہو۔ یہ ذہن ہی ہے جو ہماری باقی تمام حرکات کو اپنے تابع رکھتا ہے۔ اس پر اثر انداز ہوتا ہے اور اگر ذہن اچھا ہو جائے تو پھر انشاء اللہ ہمارا کردار اچھا ہو جائے گا اور ہماری قوم میں اچھائی آجائے گی۔

سارا سال دنیاوی کاموں میں لگے رہنا، دنیا کے پیچھے پڑے رہنا یہ ہمارے ذہنوں کو گرد آلود کر دیتا ہے لیکن یہ چند دن اس کو گرد سے آزاد کرنے

کے لئے بہت اہم ہیں۔ جو انسان سالہا سال سے اس عبادت میں شامل نہیں ہوتا۔ وہ روحانی طور پر بہت نقصان اٹھاتا ہے۔ ہماری بہت سی عبادات پر پابندیاں ہیں، ہمارے دل بھی چاہتے ہیں کہ ہم بھی اذان دیں لیکن پابندی ہے اور اگر ہم چاہیں کہ ہم کسی پبلک کی جگہ آتے جاتے نماز قائم کریں اس پر بھی پابندی ہے اور روزے رکھ کر کہنا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے اس پر بھی پابندی ہے۔حج تو بند ہی ہے۔تو پھر ہم کہاں اکٹھے ہوا کریں اور اکٹھے مل کر کہیں کہ ہم اللہ کے حضور حاضر ہوئے، ہم نے بھی ایک سفر اختیار کیا ہوا ہے، ہمارے اندر جذبہ اور جوش ہے کہ ہم اکٹھے جماعت کے ساتھ ملا کریں اور کاندھے سے کاندھا ملا کر کھڑا ہوا کریں، بزرگ اور بچہ امیر اور غریب اکٹھا کھڑا ہوا کریں۔ یہ ہمیں کہاں نصیب ہوتا ہے،موجودہ حالات نے افراد جماعت پر ایسا بُرا اثر ڈالا ہے کہ دعائیہ میں شمولیت کے بارے میں بھی سستی دکھاتے ہیں کبھی کبھی افسوس ہوتا ہے کہ کچھ لوگ دنیا کے ساتھ ایسے جڑے ہوئے ہیں کہ ان کو باور کرانا مشکل ہے کہ وہ سال میں ایک دفعہ دین کو دنیا پر مقدم کر کے دکھائیں، یہاں پر نصیحتیں سننے کو ملتی ہیں اور اگر آپ ان پر عمل کریں تو ہماری جماعت اللہ کے فضل سے ترقی کر کے بہترین جماعت بن جائے گی۔

جو لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں اُن سے میں یہ کہوں گا کہ ان دنوں دنیا کے معاملات اپنے ذہنوں سے نکال دیں، جن کاموں میں آپ سارا سال لگے رہتے ہیں ان کو اپنے دلوں سے نکال دیں اور اپنی توجہ اپنی عبادات پر مرکوز رکھیں اور اللہ کی خوشنودی چاہیں، اس کی رضا حاصل کرنے کو اپنا واحد مقصد بنائیں، باقاعدگی کے ساتھ عبادات، دعائیں، مکمل حاضری، نمازوں میں شمولیت پر عمل پیرا رہیں۔**خاص کر یہ دعائیں کریں کہ اللہ ہمیں اپنے روحانی مقاصد حاصل کرنے میں مدد فرمائے، ہم پر رحم فرمائے، ہماری مشکلات آسان کرے اور ہمیں ان مشکلات میں حفاظت فراہم کرے اور ہمیں ان آزمائشوں میں ثابت قدم رکھے، آمین**

شاید یہاں سب کو یہ احساس نہ ہو کہ کچھ لوگ اس وطن میں ایسے بھی ہیں جن کو بہت مشکلات ہیں، ہم صرف اپنے اردگرد ماحول میں دیکھتے ہیں کہ اتنا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے جو شاید بیرون ممالک میں رہتے ہوں گے، وہ کہتے ہوں کہ مسئلہ کیا ہے جو یہ شور مچائے رکھتے ہیں اور ہم اگر لاہور کراچی میں ہیں تو ہم کہیں گے کہ کیا مسئلہ ہے، آپ یہ نہ بھولیں کہ ہمارے بھائی جو سارے پاکستان میں پھیلے ہوئے ہیں، چھوٹے چھوٹے گاؤں میں مقیم ہیں جہاں اُن کی تعداد اتنی کم ہے کہ وہ آتے جاتے ہر کسی کے طعنہ اور گالی گلوچ کا نشانہ بنے ہوئے ہیں، ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں آپ کے امام کی تصویر لگا کر اس پر لوگ فخر محسوس کرتے ہیں کہ اس پر گند اور گوبر پھینکا جائے اور گالیاں لکھی جائیں۔ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں پر بچوں کو رکشہ میں نہیں بیٹھنے دیا جاتا کیونکہ رکشہ والے پر بھی دباؤ ہے، دو دو میل چل کر انہیں سکول جانا پڑتا ہے، دوکاندار انہیں چیزیں فروخت نہیں کرتے اُن کو شہر دو دو میل چل کر جانا پڑتا ہے، اس میں بیمار اور بوڑھے بھی شامل ہوتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس بے حسی کو دور کردے اور ہمارے بھائیوں اور بہنوں، بچوں کو ایک ایسا حوصلہ دے کہ وہ یہ سب کچھ برداشت کریں **کیونکہ اللہ تعالیٰ صبر اور برداشت کرنے والوں کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ خود کہتا ہے کہ میں آزماؤں گا۔خدا تعالیٰ نے کہیں نہیں کہا کہ میں آزماؤں گا نہیں، اس امتحان سے گھبرانا نہیں ہے اور ثابت قدم رہنا ہے، استقامت دکھانی ہے کیونکہ زندگی صرف ایک مرتبہ ملتی ہے اور سب کو پتہ ہے یہ دی ہوئی زندگی اللہ کی امانت ہے۔**

مجھے یاد پڑ رہا ہے کہ میں جب آسٹریلیا میں تھا تو وہاں ایک بچے نے کہا اتنی مشکلات ہیں تو آپ پاکستان چھوڑ کر آسٹریلیا کیوں نہیں آجاتے، میرا جواب اس کو یہ تھا کہ میں آسٹریلیا آجاؤں اور ائیر پورٹ سے اتروں، کار کی طرف جا رہا ہوں اور پیچھے کوئی تیز رفتار کار مجھے ٹکر مار دے تو کیا فائدہ آسٹریلیا آنے کا۔تو اس نے کہا کہ اب میں سمجھ گیا ہوں آپ وہاں ہی رہیں۔مطلب یہ ہے کہ آپ **یہاں بھی اللہ کی پناہ میں ہیں اور وہاں بھی۔جتنی زندگی لکھی ہے وہ یہاں ختم ہونی ہے یا وہاں بھی۔** اپنی حفاظت ضروری ہے اگر کوئی تدبیر کرے کہ مجھے مشکلات ہیں اور میں کسی ایسی جگہ جانا چاہتا ہوں جہاں بہتری ہو

تو وہ ضرور اس پر عمل کریں۔ اپنی جان کی حفاظت کرنی ہے لیکن اللہ پر بھروسہ نہیں چھوڑنا۔ اسی کو استقامت کہتے ہیں اور اسی کو صراط مستقیم کہتے ہیں اور اسی صراط مستقیم کی ہم ہر روز دعائیں مانگتے ہیں، زندگی چلی جاتی ہے، یہاں پر کتنے ہی لوگ تھے جو یہاں پچھلے سال بیٹھے ہوئے تھے۔ آج آپ جتنا بھی ڈھونڈ لیں وہ آپ کو نہیں ملیں گے اس عبادت گاہ میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جس کا کوئی نہ کوئی جاننے والا اس دنیا سے چل نہ بسا ہو کیونکہ خدا کا اصول ہے ''کل نفس ذائقة الموت'' وہ ہر ملک میں آنی ہے اور ہر بندے کو آنی ہے اور یہ ہرگز ضروری نہیں کہ عمر کے مطابق آئے گی۔ موت تو چھوٹے سے بچے کو بھی آجاتی ہے اور عمر رسیدہ بوڑھے کو بھی۔

دعا

اس سال بھی بہت سے لوگ فوت ہوئے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت اور بخشش میں رکھے ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔ ان کی کمزوریاں بڑی چھوٹی سب معاف فرمادے، ان کی نیکیاں سب آگے آئیں اور وہ ان مقامات پر پہنچے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے لئے جگہ رکھی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس دنیا کو امن عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ پاکستان کو امن کی جگہ بنائے اور اس ملک میں جو فتوے احمدیوں پر لگا دیئے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنی ہی طاقت سے واپس لے لے۔ ہم کسی کو شرک کی نظر سے نہ دیکھیں کہ یہ ہماری مدد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے منصوبے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس پیغام کو دنیا میں مقبولیت عطا فرمائے، دنیا کے کونے کونے میں پھیلائے، اور اس کو پاکستان کے قانون کے مطابق دین والی جماعت کا رتبہ دوبارہ حاصل کردے۔ آنے والے دنوں میں تمام لوگوں کی حفاظت فرمائے، ان کا یہاں رہنا، یہاں آنا اور واپس جانا تمام اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے سپرد کرتے ہیں۔ آمین

فہم الحدیث

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کردیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کردینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔'' (ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرحمتہ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی کی دنیاوی بے چینی اور تکلیف کو دور کیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو اس سے دور کرے گا اور جس شخص نے کسی تنگدست کو آرام پہنچایا اور اس کے لئے آسانی مہیا کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے آسانیاں مہیا کرے گا جس نے کسی کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔''

مندرجہ بالا احادیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ لوگوں کے حقوق کا خیال رکھو اپنے بھائیوں کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو دور کرو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی شفقت کا سلوک تم سے کرے گا اور تمہاری بے چینیوں اور تکلیفوں کو دور کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر احسان ہے۔ فرمایا: ''اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر میں تمہیں ڈھانپ لے تو بے چین، تکلیف زدہ اور تنگدستوں کو جس حد تک تم آرام پہنچا سکتے ہو، آرام پہنچاؤ تو اللہ تعالیٰ تم سے شفقت کا سلوک کرے گا۔ اپنے بھائیوں کی پردہ پوشی کرو، ان کی غلطی کو پکڑ کر اس کا اعلان نہ کرتے پھرو۔ پتہ نہیں تم میں کتنی کمزوریاں ہیں اور عیب ہیں جن کا حساب روز آخرت دینا ہوگا۔ تو اگر اس دنیا میں تم نے اپنے بھائیوں کی عیب پوشی کی ہوگی، ان کی غلطیوں کو دیکھ کر اس کا چرچا کرنے کی بجائے اس کا ہمدرد بن کر اس کو سمجھانے کی کوشش کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ تم سے بھی پردہ پوشی کا سلوک کرے گا۔ تو یہ حقوق العباد ہیں جن کو تم ادا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب ''حقیقت الوحی'' کے عربی ضمیمہ ''الاستفتاء'' کا اُردو ترجمہ

انتخاب از ''روح الاسلام'' ماہ ستمبر 1971ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے ہمارے رب ہم مظلوم ہونے کی حالت میں تیرے پاس آئے ہیں پس ہمارے اور ظالم لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما! آمین

امابعد! آگاہ رہیے اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے کہ میں نے اس رسالہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے اور دو ابواب پر مشتمل بنایا ہے اور مقصود اس سے یہ ہے کہ اہل عناد پر حجت قائم کی جائے میں نے اسے آنسوؤں کے پانی اور دل کی سوزش سے تحریر کیا ہے اور رب العباد پر توکل کرتے ہوئے اسے اختتام تک پہنچایا۔

پہلا باب

اے علماء اسلام اور حضرت خیر الانامؐ کی ملت کے فقیہو! مجھے ایک ایسے آدمی کے بارہ میں فتویٰ دو'' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا مدعی ہے اور کتاب اللہ اور اس کے رؤف ورحیم رسول صلعم پر ایمان رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے خارق عادت امور، روشن نشانات اور عجائبات نصرت ظاہر فرمائے اور وہ ایسے زمانہ میں ظاہر ہوا جو دین سے تہیدست اور اسلام کے سینے پر نیزہ کی مانند تھا اور علمائے وقت اس آدمی کے مشابہ تھے جس کی ٹانگیں لڑکھڑا رہی ہوں جبکہ پادری اسی پہلوان کی طرح نکل پڑے تھے جو دو تیروں سے مسلح ہو۔ ایک تیر کو وہ اس لئے چلے پر چڑھاتے ہیں تا کہ کذب و افتراء اور گونا گوں بہتانوں کے ساتھ ملت اسلامیہ کو زخمی کریں اور دوسرے تیر کو اس لئے سوفار لگاتے ہیں تا کہ لوگوں کو عیسائیت میں داخل کریں تم انہیں پھاڑنے والے بھیڑیئے یا سامان لوٹنے والے چور کی مانند پاؤ گے اور ان کے پاس نقل اور بعید از عقل باتوں کے سوا کچھ نہیں اور ان کے دین کا ستون کفارہ کی خشک لکڑی ہے اور اس سے انہوں نے نفس امارہ کے لئے ہر دروازہ کھول دیا ہے کیا اس عقیدہ سے زیادہ خوفناک اور فحش اور سعید طبائع کے قبول کرنے سے دور کوئی عقیدہ ہوسکتا ہے اس کے باوصف وہ اللہ تعالیٰ کے دین اور حضرت خیر الانام کو گالیاں دیتے ہیں اور اسلام پر سخت ترین مصیبت ہے۔ وہ دین خشک لکڑی پر قائم ہے اور عقل کو اپنی تصدیق کی طرف مائل نہیں کرتا اس کی تحقیق کی حاجت نہیں بلکہ فطرت طیبہ اسے ناپسند کرتی اور ایسی باتوں سے بھاگتی اور تثلیثی مذہب کو تین طلاقیں دیتی ہے اور جہاں تک صعود ونزول عیسیٰؑ کا تعلق ہے سو یہ ایک ایسا امر ہے جسے عقل اور کتاب اللہ جھٹلاتی ہے اور یہ ایک گڑیا کی طرح ہے جس سے بچوں کو بہلایا جاتا ہے یا ان تماثیل کی مانند ہے جس سے لڑکے اور لڑکیاں کھیلتی ہیں کوئی دلیل اور برہان اس پر شہادت نہیں دیتی۔ سو خلاصہ کلام یہ کہ یہ مدعی فتنوں اور بدعات کی کثرت اور اسلام کی کمزوری کے زمانہ میں ظاہر ہوا ہے اور اس کے دعوے سے پہلی زندگی میں جھوٹ اور افتراء کی عادت نہیں پائی گئی بلکہ وہ حضور صلعم کے لائے ہوئے تمام احکام واخبار اور سید الاتقیاء سے ثابت ہر چیز پر ایمان رکھتا ہے اور یقیناً یہ نفسانی خواہشات کے چارہ گروں میں سے ہے اور اس نے گناہوں کے زخموں کا علاج کیا اور دوا دی ہے اور وہ مخلوقات کی غم خواری کرنے اور پہلی اُمتوں کو آخری اُمت سے ملانے آیا ہے اور اگر تو اس سے علاج کرائے گا تو اس میں محمد مصطفےٰ کا نمونہ پائے گا وہ ہدایت کی ہر سنت میں اس کی پیروی کرتا ہے، دشمنوں نے ہر ممکن کوشش کی اور

مصائب کی طرح اس پر ٹوٹ پڑے اور اس کے معاملہ کی پوری چھان بین کی تاکہ اس میں کوئی نقص یا کسی ایسی بات پر اطلاع پائیں جس میں ملت غرا کی مخالفت ہو، انہوں نے بغض وحسد کے پیش نظر اس کے سوانح کی پڑتال کی مگر شدت عداوت کے باوجود وہ نکتہ چینی استخفاف اور تحقیر کا موقع نہ پا سکے اور نہ کوئی ایسا طریق عمل جو خواہشات نفسانی اور اغراض پر محمول ہو اور وہ اوائل میں گوشہ گمنامی میں مستور تھا نہ اسے کوئی جانتا تھا اور نہ اس کا ذکر کیا جاتا تھا نہ اس سے کوئی اُمید رکھتا تھا اور نہ ڈرتا تھا بلکہ اسے اجنبی سمجھا جاتا اور اس کا احترام نہ کیا جاتا اور وہ ان اشیاء میں شمار نہ ہوتا تھا جن کا ذکر خواص وعوام میں کیا جاتا تھا بلکہ اسے لاشے سمجھا جاتا اور دانشوروں کی مجلس میں اس کے ذکر سے اعراض کیا جاتا۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اسے خبر دی کہ وہ اس کے ساتھ ہے اور اس نے اُسے چن لیا اور اپنے محبوب بندوں میں داخل کیا ہے، وہ اس کے ذکر کو رفعت بخشے گا اور اس کی شان کو بلند کرے گا اور اس کی دلیل کو عظمت دے گا وہ لوگوں میں معروف ہوگا اور زمین کے مشرق ومغرب میں اس کی تعریف اور ذکر جمیل کیا جائے گا۔

آسمان کے رب کے حکم سے اس کی عظمت زمین پر پھیلائی جائے گی اور حضرت کبریا سے اس کی مدد ہوگی اور لوگ اس کے پاس فوج درفوج ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح دور دراز سے آئیں گے یہاں تک کہ قریب ہے کہ وہ ان کی کثرت سے اکتا جائے اور انہیں دیکھ کر اس کا دل تنگ ہو اور وہ اس چیز سے خوف محسوس کرے جس سے ایک کثیر العیال آدمی قلت مال اور بارگراں کے اُٹھانے کے وقت خوف کھاتا ہے۔ لوگ اپنے وطنوں کو چھوڑ کر اس کی بستی کو اپنا وطن بنائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل اس طرف کھینچے ہیں اور وہ اس کی ملاقات کے لئے دوستوں کی ملاقات ترک کردیں گے اور اس کی صحبت کے لئے جگر میں سوزش محسوس کریں گے اور اسے دیکھ کر دل نرم پڑ جائیں گے اور کمال صدق اور اخلاص کے ساتھ اس کی پیروی میں جلدی کریں گے اور اس کی خاطر گوناگوں مصائب کو ترجیح دیں گے اور انہی میں سے کچھ لوگ اصحاب صفہ کہلائیں گے اور اس کے بعض حجروں میں فقراء کی طرح سکونت اختیار کریں گے ان کی خواہشات پگھل جائیں گی اور دل پانی کی طرح بہ نکلیں گے۔ حق کی معرفت اور آسمانی نوروں کو دیکھنے کی وجہ سے تو ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے لبریز دیکھے گا وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے ایک منادی کو ایمان کے لئے پکارتے ہوئے سنا درآنحالیکہ وہ لذت اور جذب ومستی کی وجہ سے عارفوں کی طرح آبدیدہ ہوں گے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مقصود سے ہمکنار کیا ہے وہ شکر کریں گے اور ان کی روحیں حضرت کبریا کے آستانے پر گر جائیں گی اور اس طرح اس بندہ کے لئے ہر طرف سے تحفے، ہدیئے اور قسم قسم کی چیزیں آئیں گی اور اس کا رب اسے بڑی برکت، غالب آنے والا نفس اور شدید قوت جاذبہ عطا کرے گا جیسا کہ ابتداء ہی سے اس کے لئے مقدر ہے۔

لوگ اس کے دروازے کی طرف تیزی سے آئیں گے اور بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور بادشاہوں اور امراء کے گروہ اس کی طرف رجوع کریں گے، ہر قوم سے لوگ اس کی دشمنی کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اس کے استیصال کے لئے ہر طرف سے کوشش کریں گے اور اس کے نور کو بجھانے، ظہور کو مخفی کرنے، شان کی تحقیر کرنے اور اس کی دلیل کو کمزور کرنے کی ہر ممکن تدبیر کریں گے اور اسے قتل کرنے، صلیب دینے، ملک سے جلا وطن کرنے یا زمینی لوگوں کی طرح (ذلیل) کرنے، چغلخوری جھوٹ اور ملمع سازی تہمت وافتراء کے ذریعے کھینچ کر حکام تک لے جانے کی ہر ممکن جدوجہد کریں گے اور ہر قسم کی ایذاء سے بالاتر ایذا اسے دینا چاہیں گے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے آسمانی فضل کے ذریعہ اسے ان لوگوں کی تدبیروں سے بچائے گا اور ان کی تدبیریں انہیں پر لوٹا دے گا اور انہیں ذلیل ورسوا کرے گا اور وہ خائب وخاسر ہو کر لوٹ جائیں گے گویا کہ وہ زندوں میں سے ہی نہ تھے اور اللہ تعالیٰ اس

سے اپنی نعماء کا وعدہ پورا کرے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے کئے ہوئے وعدہ اور دشمنوں کو دی گئی وعید کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرے گا یہ وہ اخبار الٰہیہ ہیں جو وقوع سے پیشتر اس بندہ کی طرف وحی کی گئیں اور معرض تحریر میں لانے کے بعد طبع کی گئیں اور شہروں میں امراء وغرباء میں پھیلا دی گئیں اور میں نے انہیں مختلف قوموں اور شہروں میں بھجوایا اور ہر قوم کو اس پر گواہ بنا دیا اور اس زمانہ میں شائع کی گئیں جس پر ہمارے اس زمانہ تک ۲۶ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور اس وقت ان کے نتائج کا نشان تک نہ تھا اور کسی صاحب رائے شخص نے ان کے وقوع پر اطلاع تک نہ پائی تھی بلکہ ہر آدمی ان کے وقوع کو مستبعد خیال کرتا اور ان پر ٹھٹھا کرتا اور انہیں افتراء اور خواہشات کے تقاضوں کے مطابق حدیث نفس خیال کرتا تھا یا انہیں شیطانی وساوس قرار دیتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ سمجھتا تھا اور یہ پیشگوئیاں خاکسار کی اُردو تصنیف براہین احمدیہ کے مختلف مقامات پر درج ہیں شک کرنے والے کو چاہیے کہ اس کتاب کی طرف رجوع کرے، صحت نیت سے ان کا مطالعہ کرے اور ان کی عظمت، جلالت، شان، سربلندی اور اس زمانہ سے دوری پر غور کرے اور ان کی چمک دمک کو ملاحظہ کرے۔ کیا کسی شخص میں یہ قوت ہے کہ بغیر عالم الاشیاء (اشیاء کو جاننے والا، اللہ تعالیٰ) کے بتانے کے ایسی اخبار غیبیہ کی خبر دے اور یہ پیشگوئیاں بڑی کثرت سے ہیں ان میں سے بعض کا ہم نے ذکر کیا ہے اور بعض کا ذکر ترک کر دیا ہے اور متقیوں کے لئے جو خدا سے ڈرتے ہیں اور حق کو پالینے کے بعد ان کے دل خوف محسوس کرتے ہیں اور وہ اس پر سے بدبختوں کی طرح نہیں گزر جاتے ہیں اور حق کو پالینے کے بعد ان کے دل خوف محسوس کرتے ہیں اور وہ اس پر سے بدبختوں کی طرح نہیں گزر جاتے یہی مقدار کافی ہے۔

وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس ہمیں اپنے مومن بندوں اور گواہوں میں لکھ لے، اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے خوب غور سے سن لو کہ ان پیش خبریوں کے زمانہ میں ان کے ظہور کا کوئی نشان تک نہ تھا نہ ان کے نور کی روشنی تھی اور نہ ان کے غیب پر اطلاع پانے کی کوئی راہ تھی۔ بلکہ یہ معاملہ آنکھ سے اوجھل اور عقل سے مخفی تھا۔ اور یہ بندہ گوشہ گمنامی میں مستور تھا اور اسے سوائے ان چند لوگوں کے جو ابتداء سے اس کے باپ دادا کے واقف تھے کوئی بھی نہ جانتا تھا اور اگر تم چاہو تو اسی بستی قادیان کے باشندوں اور ارد گرد کی مسلمانوں، مشرکوں اور دشمنوں کی بستیوں سے بھی دریافت کرلو، اس وقت اللہ تعالیٰ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

’’تو مجھ سے ایسا ہی ہے جیسے میری توحید وتفرید بس وقت آ گیا ہے کہ تیری اعانت کی جائے اور تو لوگوں کے درمیان معروف ہو وہ ہر ایسے راستے سے تیرے پاس آئیں گے جن پر کثرت سے چلنے کی وجہ سے گڑھے پڑ جائیں گے اور ایسے ہی تیرے پاس دور دراز سے تحائف آئیں گے اور تیری نصرت وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے، جب اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی اور زمانے کے امر کی انتہاء ہم تک ہوگی کیا یہ حق نہیں؟ اللہ کی مخلوق سے ترش روئی نہ کرنا اور لوگوں سے اُکتا نہ جانا بلکہ آنے والے احباب کے لئے اپنے مکان کو وسیع کر۔‘‘

یہ وہ اخبار الٰہیہ ہیں جن پر وحی کے وقت سے لے کر اب تک ۲۶ سال گزر چکے ہیں اور یقیناً اس میں عقلمندوں کے لئے نشان ہیں پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نیک بندہ کی تائید کی جیسا کہ قسم قسم کی نعمتوں اور رنگا رنگ انعام کا اس کا وعدہ تھا۔ پس سائلوں نے گروہ در گروہ اموال اور تحائف اور جو چیز بھی میسر آئی اس کے ساتھ اس کی طرف رجوع کیا۔ یہاں تک کہ جگہ کی تنگی محسوس ہونے لگی اور قریب تھا کہ وہ کثرت ملاقات سے اُکتا جائے اس وقت خدا کا کہنا حق وصداقت کے ساتھ پورا ہوا، اور حضرت کبریا سے زیادہ کون اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے، دشمن خدا تعالیٰ کی نصرت اور نعماء دینے کے ارادہ کو روکنے پر قدرت نہ پا سکا یہاں تک کہ وہ تقدیر نازل ہوئی جس کو انہوں نے روکنا چاہا اور وہ وعدہ پورا ہوا جس کی انہوں نے تکذیب کی اور اس بندہ کو آسمان سے خطاب خلافت عطا کیا گیا۔ یقیناً اس میں بغض وحسد کو چھوڑ کر حق طلب کرنے والے کے لئے نشانات ہیں۔ اے تقویٰ والو کھول کر بیان کرو تمہیں اجر

دیا جائے گا کیا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے یا اس انسان کی من گھڑت باتیں جس نے افتراء کے گناہ کی جرات کی تا وہ خدا کے فرستادوں میں سے سمجھا جائے اور کیا گناہ کا ارتکاب کرنے والے اس دنیا میں خدا کے عذاب سے امن میں ہیں یا وہ سزا پاتے ہیں۔

اے خود ساختہ فقیہو! میں پھر تم سے استفسار کرتا ہوں پس تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور خوف خدا رکھنے والے اور ظلم نہ کرنے والے لوگوں کی مانند فتوی دو ۔اے جوانمردو ایک آدمی نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں پھر انکار کرنے والوں نے اس سے مباہلہ کیا تا کہ وہ غالب آجائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا۔ اور ان کے بنائے ہوئے گھر وندوں کو مسمار کر دیا اور انہیں ذلیل کر دیا اور اگر تم چاہتے ہو تو اس کتاب میں ان کے قصے پڑھو اور ان سے اللہ کا سلوک دیکھو کیا یہ منکر قوم پر حجت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مقام پر اس کی نصرت کی اور اسے دشمنوں پر غالب کیا اور وقوع سے پیشتر اس کی خبر دی اے دانشمندو! کیا یہ اس کی صداقت کی دلیل نہیں کیا تمہاری عقلیں اس امر کو جائز قرار دیتی ہیں کہ وہ قدوس جو صرف نیکیوں ہی کو پسند کرتا ہے اور سوائے محسن کے کسی کو مقرب نہیں بناتا وہ ایک ایسے مفتری اور فاسق آدمی سے محبت کرتا ہے اور پھر اسے اس عمر تک مہلت دیتا ہے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر سے بھی زیادہ ہے اور وہ اس سے دشمنی رکھنے والوں کو سزا دیتا اور محبت کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اور وہ اس کے لئے نشانات نازل کرتا ہے اور تائیدات سے اس کی تکریم کرتا ہے اور معجزات سے اس کی مدد کرتا ہے اور اسے برکات سے مخصوص کرتا ہے اور دشمنوں پر ہر جگہ اسے فتح عطا فرماتا ہے اور نقصانات اور لغزشوں کے مواقع سے بچاتا ہے اور جو اس سے مباہلہ کرتا ہے اسے اپنی ناراضگی کی وجہ سے ہلاک کرتا ہے اور اس سے جنگ کرتا ہے اور اس کے دشمن کو آسمانی تلوار سے قتل کرتا ہے باوجود یہ جاننے کے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتا ہے اور پھر وہ اپنی مفتریات بے علم لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے، اس شخص کے بارہ میں تمہاری کیا رائے ہے کیا اس کے افتراء کے باوجود خدا نے اس کی مدد کی یا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ان لوگوں میں ہے جو سچ بولتے ہیں اور کیا جھوٹے خواب کامیاب ہوتے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہماری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ ان کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کی جاتی اور وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

اے علم والو! میں تیسری مرتبہ تم سے استفسار کرتا ہوں کہ یہ شخص جس کا ذکر اور اللہ تعالیٰ کے اس پر احسانات کا تذکرہ سن چکے ہوں، اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ بھی اسے نشانات دیئے ہیں تا کہ لوگ معرفت حاصل کریں انہی نشانات میں سے یہ بھی ہے کہ شہاب ثاقب اس کے لئے دو مرتبہ ٹوٹے اور اس کی صداقت پر شمس وقمر نے گواہی دی جبکہ انہیں رمضان میں گرہن لگا پھر قرآن کے اجمال کو حدیث نے تفصیلاً بیان کیا اور اے لوگو اللہ تعالیٰ نے یہ دو نشانات ظہور سے پیشتر ہی اس بندہ کو بتا دیئے جیسا کہ براہین احمدیہ میں مرقوم ہے، یقیناً اس میں چشم بینا رکھنے والوں کے لئے نشان ہے کھول کر بیان کرو تم اجر پاؤ گے کیا یہ خدا کا فعل ہے یا انسان کی من گھڑت باتیں۔

ان نشانات میں سے ایک نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ان شہروں اور اطراف وجوانب میں زلازل عظیمہ کی خبر ان کے ظہور اور نشان سے بھی پہلے دی پھر تم نے سن لیا کہ اس ملک اور اس کے اطراف میں کیا واقع ہوا اور تم جانتے ہو کہ نوع انسان پر ان حوادث کی تاریکیاں کس طرح نازل ہوئیں یہاں تک کہ سورج آبادیوں پر طلوع ہوا لیکن جب غروب ہوا تو یہ اپنی چھتوں پر گری ہوئی تھیں مکان مکینوں پر گر پڑے اور گھر مردوں اور زخمیوں سے بھر گئے، عیش و عشرت کی مجالس محلات سے قبرستان میں منتقل ہو گئیں اور مسرت کی محفلیں زمین میں سما گئیں اور یہ امر واضح ہو گیا کہ یہ زندگی جھوٹ یا پانی کے بلبلے کے سوا کچھ نہیں اور جو لوگ بچ گئے غم نے ان کے دلوں کو داغ دیا اور مصیبت نے ان کے گریبانوں کو پھاڑ دیا اور ان کے وہ محلات گر گئے جن میں اترنے میں وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے اور ان میں قیام کرنے کے بارہ میں غیرت کا مظاہرہ کرتے تھے اور یہ سلسلہ زلازل ابھی نہ منقطع ہوا ہے اور

نہ ختم ہوا ہے بلکہ جن زلازل کے وقوع کا انتظار ہے وہ اس سے زیادہ سخت ہیں جو آچکے اور یقیناً اس میں تقویٰ والوں کے لئے بصیرت کا سامان ہے اے انصاف کرنے والو وضاحت سے بیان کرو تمہیں اجر دیا جائے گا۔ کیا یہ الٰہی نشانات ہیں یا ایسے امور ہیں جن کو گھڑنے والے گھڑ لیتے ہیں، مومن وہ لوگ ہیں کہ جب گفتگو کرتے ہیں تو سچ بولتے ہیں اور جب فیصلہ کرتے ہیں تو عدل سے کام لیتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے اور وہ لوگ جو مخلوق سے اس طرح ڈرتے ہیں جیسے خدا سے اور حق کو چھپاتے ہیں گویا وہ ان کی ناکوں کو کاٹ دے گا یا انہیں قید کر دیا جائے گا۔ یہ لوگ مردوں کے بھیس میں عورتیں اور مومنوں کے روپ میں کافر ہیں۔

اور ان نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بندہ کو ان شہروں میں بلکہ تمام اطراف وجوانب میں طاعون کے ظاہر ہونے کی خبر دی اور فرمایا:

''بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی''

پھر تم نے طاعون کو درندوں کی طرح پھاڑتے دیکھا اور ان شہروں پر طاعون کا حملہ ملاحظہ کیا اور تم نے دیکھا کہ کس طرح لوگوں میں موتوں کی کثرت ہوگئی اور ابھی تک طاعون وحشیوں کی طرح حملہ آور ہوتی ہر دن چکر لگاتی اور آدمی چھین کر لے جاتی ہے اور ہر سال پہلے سے زیادہ وحشتناک صورت دکھاتی ہے۔ پھر اس کے بعد بڑے بڑے زلزلے آئے اور یہ تمام پیشگوئیاں وقوع سے پیشتر شائع کر کے دُور دراز شہروں میں پھیلا دی گئیں۔ یقیناً اس میں دیکھنے والوں کے لئے نشان ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے ایک اور زلزلہ کی خبر دی جو قیامت کبرے کی مانند ہوگا۔ ہم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ اسکے بعد کیا ظاہر فرمائے گا، یقیناً اس میں صاحب فراست لوگوں کے لئے مقام خوف ہے جو انمر دو کھول کر بیان کرو تمہیں اجر دیا جائے گا کیا یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے یا انسان کی خود تراشیدہ باتیں۔

☆☆☆☆

نبی نہیں محدث

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خاتم النبیینؐ اما بعد تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح اسلام وتوضیع مرام وازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے۔ یا کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا وکلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں کتاب ازالہ اوہام کے ص 137 میں لکھ چکا ہوں۔ میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید ومولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق گزرتے ہیں۔ تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔ کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں جس حالت میں ابتداء سے میری نیت میں جس کو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ خوب جانتا ہے، اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں بلکہ صرف محدث مراد ہے جس کے معنے آنحضرت ﷺ نے مکلم مراد لئے ہیں۔ یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا عن **ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی ﷺ لقد کان فیمن کان قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یکن من امتی منھم احد فعمر** (صحیح بخاری جلد اوّل صفحہ 521 پارہ 14 باب مناقب عمرؓ) تو پھر مجھے اپنے تمام مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لئے اس لفظ کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہوسکتا ہے۔ سو دوسرا پیرایہ ہے کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں۔ اور اس کو (یعنی لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔'' راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی مولف رسالہ توضیح مرام، ازالہ اوہام 3 فروری 1892ء

☆☆☆☆

حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؒ کا دعویٰ مجددیت

ملک بشیر اللہ خان راسخ (راولپنڈی)

ترجمہ: ''کیا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے نرم ہو جائیں اور اس کے (لئے) جو حق سے اترا ہے اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر لمبا زمانہ گزر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں۔ جان لو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرے گا، ہم نے تمہارے لئے آیتیں کھول کر بیان کر دی ہیں تا کہ تم عقل سے کام لو۔''

(سورۃ الحدید 17-16)

جب ایک لمبی مدت گزر جاتی ہے تو دلوں میں سختی آ جاتی ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ کثرت سے نافرمان ہو جاتے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل اس روحانی حیات کے لئے انبیاء کا ایک سلسلہ نظر آتا ہے۔ جن کے ذریعہ قلوب کی مردہ زمین زندہ ہوا کرتی تھی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو چکی، تکمیل ہدایت ہو چکی۔ لیکن قانون قدرت برابر اسی طرح قائم ہے۔ برابر لمبی مدت گزر جانے کے بعد غفلت اور فسق و فجور سے دل مر جاتے ہیں۔ لوگ دنیا دار ہو جاتے ہیں۔ علماء میں نفسانیت اور فقراء میں عجب اور پست ہمتی اور مختلف بدعات پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ وعدہ دیا گیا تھا کہ آپؐ کے دین کی تجدید اور تروتازگی کے لئے، مردہ دلوں کو زندہ کرنے کے لئے آپؐ کی امت میں سے ایسے لوگ وقتاً فوقتاً مبعوث ہوتے رہیں گے۔ قرآن کریم میں ان لوگوں کا نام خلفاء محمد صلعم رکھا گیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ النور میں ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے اُن لوگوں سے جو تم سے پہلے ایمان لائے اور نیک اعمال رکھتے ہیں کہ خدا انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو جو اُس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مضبوط کرے گا اور اُن کے خوف کو امن سے بدل دے گا''۔ (سورۃ النور 55)

حدیث شریف میں انہیں روحانی خلفاء کو مجددین کے نام سے پکارا گیا ہے جیسا کہ حدیث کی کتاب ''ابوداؤد'' میں ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے سر پر ایسا شخص مبعوث کرتا رہے گا جو دین کی تجدید کرتا رہے گا''

خدا کی سنت ہے دنیا میں روحانی لوگ بھیجے جاویں۔ ہاں اب نبی نہیں آسکتے جیسا کہ قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ ہے:

ترجمہ: ''یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا ہے'' (سورۃ الاحزاب 40)

ثابت ہوا کہ آپؐ پر نبوت ختم ہوئی اور اب تا قیامت کوئی نبی نہ آوے گا۔ حدیث مجدد کے متعلق امام سیوطیؒ مرقاۃ الصعود میں لکھتے ہیں کہ حدیث کے حفاظ حدیث مجدد کی صحت پر اتفاق رکھتے ہیں۔ اور متقدمین جیسے حاکم اور بیہقی اور متاخرین جیسے ابوالفضل عراقی اور امام ابن حجر عسقلانی اس کی صحت کے قائل ہیں اور ابن عسا کرنے بھی اس حدیث کی صحت کو تسلیم کر کے لکھا ہے کہ اس سے ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا ثابت ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخلفاء میں اور پھر تفہیمات الٰہیہ میں اس حدیث کی صحت کو قبول کیا ہے لیکن اتنا ہی نہیں بلکہ اُمت محمدیہ میں ایسے مسلمہ برگزیدہ بزرگ گزرے ہیں (بقیہ صفحہ نمبر 11)

حضرت امیر ڈاکٹر عبدالکریم سعید پاشا صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بین الاقوامی

اپیل برائے جامع برلن

ترجمہ:"اے لوگو جوایمان لائے ہواس سے جو ہم نے تم کو دیا خرچ کرو اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے کہ جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ کوئی دوستی اور نہ ہی کوئی سفارش اور کافر ہی ظالم ہیں۔" (سورۃ البقرہ 254)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو انفاق فی سبیل اللہ کی طرف جن الفاظ میں توجہ دلائی، میں انہی الفاظ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ الفاظ "مما رزقنکم" "جو ہم نے تم کو دیا ہے" کے الفاظ ہیں۔

جیسا کہ ہر کوئی جانتا ہے کہ کوئی ہاتھ میں پیسے لے کر اس دنیا میں نہیں آتا۔مگر یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی انسان کو دیتا ہے چاہے کوئی امیر گھرانے میں پیدا ہو یا غریب گھرانے میں عطا کرنے والی وہی ذات ہے۔

میرا یہ خطاب ہر ایک کے لئے ہے کیونکہ جس کے پاس جو کچھ ہے سب اللہ نے دیا ہے اور اُسی دیئے ہوئے مال میں سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خرچ کرو۔اگر اچھائی پر خرچ کیا جائے تو اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔خرچ کرنا بڑی بات نہیں لوگ تو جوا کھیل کر اور شراب پی کر بھی خرچ کرتے ہیں۔لیکن خرچ ہمیشہ اچھائی کے لئے کرو اور اُس دن سے ڈرو جب خرید وفروخت ختم ہو جائے گی۔ میں پہلے بھی اپنے خطبات اور درسوں میں یہ بات بتلاتا چلا آیا ہوں کہ کفن کی کوئی جیب نہیں ہوتی لہذا آپ اپنے ساتھ کیا لے کر جا سکتے ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ اللہ نے ہی انسان کو سب کچھ دیا ہے اور وہی آپ کو کہتا ہے کہ میری راہ میں خرچ کرو۔اپنے ہی دیئے میں سے مانگتا ہے اور ساتھ فرماتا ہے:

"کہہ دیجئے (رسول کریم صلعم) میرے بندوں کو جو ایمان لائے ہیں وہ نماز کو قائم کریں اور اس سے جو ہم نے ان کو دیا ہے چھپے اور کھلے خرچ کریں، اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ لین دین ہوگا اور نہ دوستی کام آئے گی۔"

برلن مسجد کا بیرونی پس منظر (فوٹوگرافی:Christian Fessel)

اس دنیا میں دوست سفارش یا رشوت دے کر چھڑا دیتے ہیں، لوٹ کے مال سے گودام پیسوں کا بھرا ہو تو بڑی بڑی ایجنسیوں سے بھی چھوٹ جاتے ہیں، سزا سے بھی بچ جاتے ہیں لیکن اللہ کے ہاں جب انصاف ہوگا تو ہر چیز کا حساب لیا جائے گا۔قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بندگی کرو اور بندگی کے دو ہی راستے بتائے ہیں اور وہ ہیں نماز کو قائم کرنا اور اس میں سے جو اللہ نے دیا ہے اس کو خرچ کرنا۔
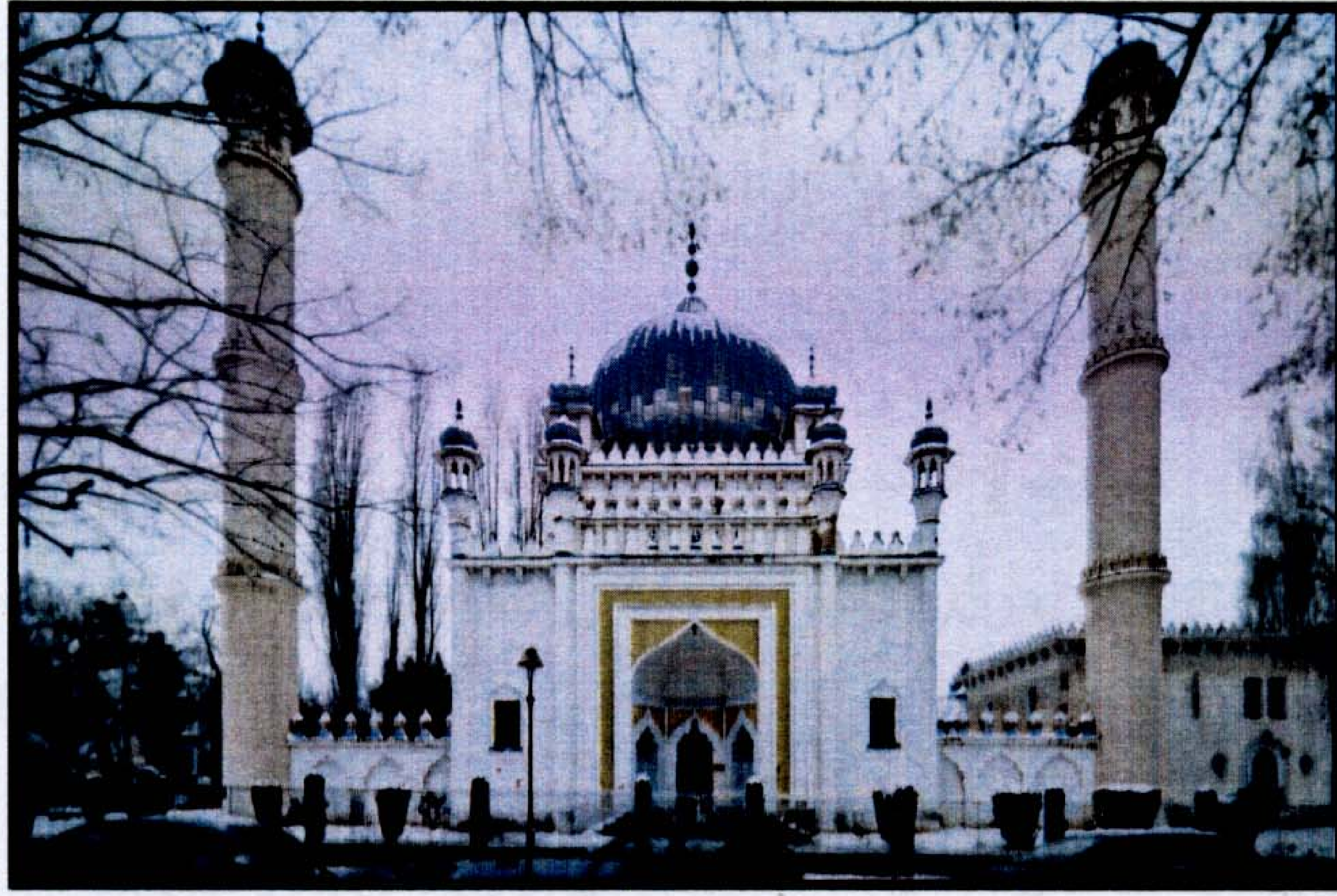
میں جہاں کہیں اپیل کرتا ہوں، کچھ لوگ یہ اصرار کرتے ہیں کہ بس لے لو لیکن ہمارا نام مت ظاہر کرو۔لیکن اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ چھپ چھپ کر دو اور اعلانیہ بھی" سب کے سامنے دینے سے دوسرے لوگ بھی اس طرف مائل ہوتے ہیں، یہ دیکھ کر کہ باقی لوگوں کے دلوں میں تحریک پیدا ہوتی ہے اور وہ بھی

اللہ کی راہ میں دے دیتے ہیں۔ اس لئے کبھی اعلانیہ دینا بھی اچھا ہوتا ہے۔ جس کو چھپ چھپ کر دینے کا شوق ہو وہ یہاں پر ظاہراً بھی دے اور بعد میں چھپا کر بھی دے۔ اس کو ہم ''معلوم الاسم'' کا نام دے دیں گے۔ یہ سلسلہ یہیں بند نہیں ہوا کہ آج اپیل ہوگئی اور ختم ہوگئی۔ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ تو دے کر چلے جائیں گے، باقی وہ لوگ جو کسی وجہ کی بناء پر شمولیت اختیار نہیں کر سکے اُن سے میں خود رابطہ کر کے اپیل کروں گا۔

عام مشاہدہ کی بات ہے کہ اگر کوئی یہ کہہ دے کہ تم مجھے اتنا پیسہ دے دو تو میں تمہیں دوگنا کر کے دے دوں گا تو انسان لالچ میں آ کر دے بھی دیتا ہے اور بعد میں نقصان اٹھاتا ہے لیکن اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کا قول سچا ہے کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ فائدے میں رہتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے:

''ان لوگوں کی مثال جو اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایک دانہ کی مثال ہے جو سات بالیں اُگائے ہر ایک بال میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے کئی گنا کر کے دیتا ہے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔''(سورۃ البقرہ 261)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اگر آپ ایک دانہ لگائیں تو اُس کے اندر سے سات بالیں اگیں گی اور ہر بالی میں کم از کم سو کے قریب دانے ہوں گے اور اب تو مکئی پر بھی تحقیق ہو چکی ہے اور ہر پودے میں سے سات چھلیاں نکلیں اور ہر چھلی میں سے دانے اوسطاً سو (100) تھے۔ **اللہ کی راہ میں دینا انسان کے ایمان باللہ کا امتحان ہوتا ہے۔** اس کا مشاہدہ کسان کا اپنے ہاتھوں دانوں کو زمین میں پھینک دینا اور پھر یقین کرنا کہ یہ سات سو دانے بن کر اُگیں گے اور اس کے علاوہ انسان ہر سال دیکھتا ہے کہ خزاں میں درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور پھر بہار میں نئے پتے بمعہ پھل کے اُگتے ہیں۔ اس میں بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ یقین کامل ہو تو اللہ تعالیٰ پھل عطا فرماتا ہے۔

اس وقت میرے پیچھے برلن مسجد کی تصویر لگی ہوئی ہے۔ یہ مسجد یہاں بیٹھے کچھ لوگوں نے دیکھی ہوئی ہے۔ یہ ان کا مشاہدہ ہے کہ برلن میں جب میناروں پر دُور سے نظر پڑتی ہے تو انسان کے اندر ایک خوشی کی لہر گزرتی ہے کہ یہ اللہ کا وہ گھر ہے جس کے متعلق ہر احمدی بچے نے سنا ہوا ہوتا ہے کہ ہماری برلن میں بھی ایک مسجد ہے۔ جو چیز خوبصورت یا بدصورت ہو اس کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک ''ظاہر'' اور دوسرا ''باطن''۔ کہاوت ہے کہ:

''پیالی کے اندر جو چیز ہوتی ہے وہ اس پیالی سے بہتر ہوتی ہے۔''

ہماری مسجد کی گو کہ خوبصورتی کی یورپ بھر میں بلکہ دنیا میں مثال ہے۔ لیکن اس کا اصلی مقصد اللہ کا نام اور اسلام کا پیغام دنیا میں پہنچانا ہے۔ خوبصورتی اس کا ظاہر ہے اور وہ پیغام جو اس کے ذریعہ یورپ میں پہنچ رہا ہے وہ اس کا باطن یا روح ہے۔

ہماری مسجد کی خوبصورتی لوگوں کے لئے ایک عجوبہ ہے۔ ہمارا بھی دل خوش ہوتا ہے کہ ہماری غریب سی جماعت نے محدود وسائل میں یہ مسجد بنائی، مسجد کی تعمیر کے لئے اپیلیں کی گئیں اور یہاں تک کہ ہماری خواتین نے زیور تک اتار کر دے دیئے، ہم بھی انہی کی اولادیں ہیں، ہم میں بھی وہی جذبہ ہونا چاہیے۔

خوبصورتی چاہے انسان کی ہو یا عمارت کی وہ عمر کے ساتھ کم ہوتی جاتی ہے، ٹوٹنے یا گرنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

برلن مسجد کی خوبصورتی کو دیکھ کر وہاں کے منومنٹ ڈیپارٹمنٹ نے اس مسجد کو اُن عمارتوں میں شامل کر دیا جو تاریخی عمارات ہوتی ہیں۔ جہاں ہم نے اس کی مرمت پر خرچہ کیا وہاں منومنٹ ڈیپارٹمنٹ نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

جرمنی میں یہ واحد مسجد ہے جو نہ صرف سب سے پرانی عمارت ہے بلکہ **واحد اسلامی عبادت گاہ ہے جس میں بغیر فرقہ واریت، قومیت، شہریت، ملکیت سب کے لئے عبادت اور سیاحت کے لئے دروازے کھلے ہیں۔**

اس طرح جرمنی کے تمام شہروں کے علاوہ یورپ اور دنیا کے سب ممالک سے
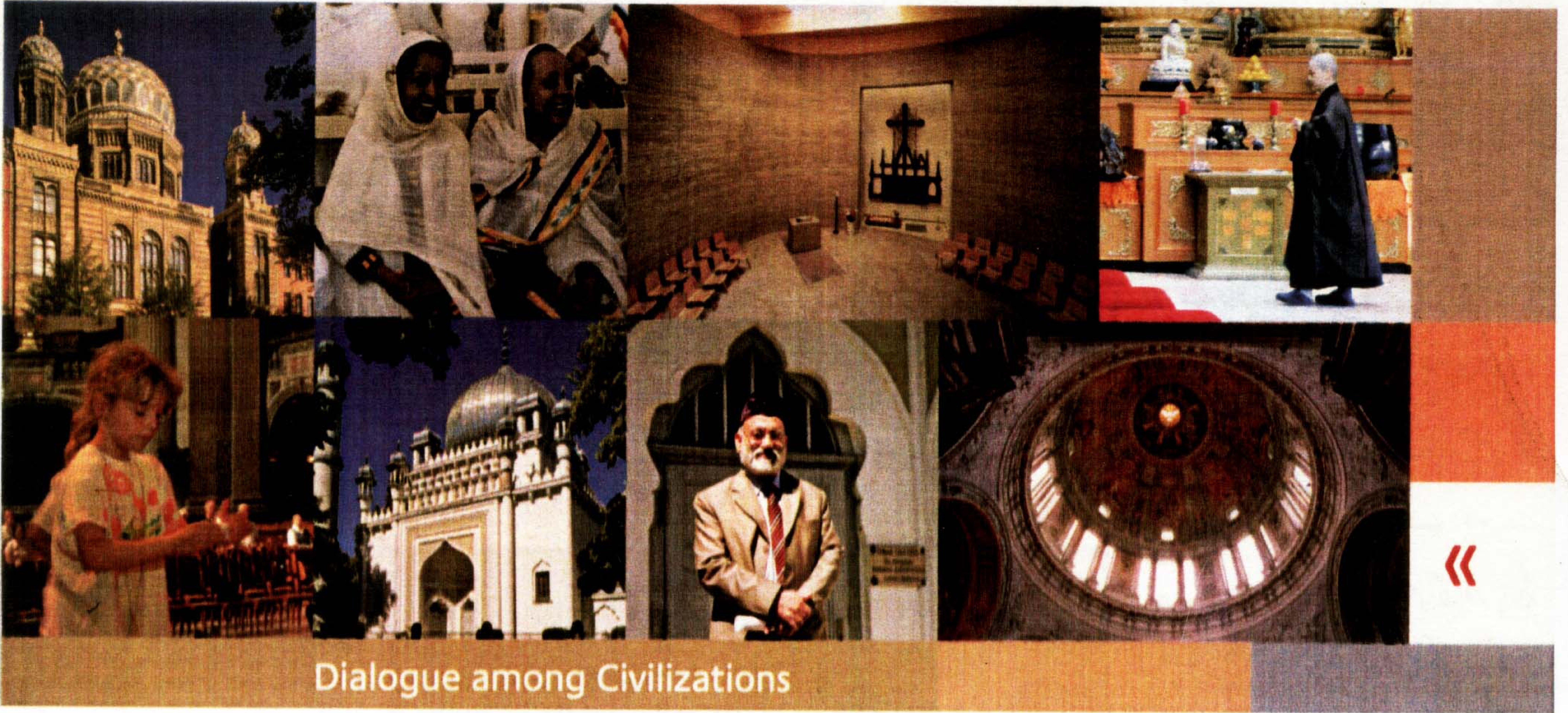
کتاب کے اشتہاری کارڈ پر حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر

لوگ یہاں آتے ہیں۔ ہر مکتبہ فکر کے مسلمان عبادات میں شامل ہوتے ہیں اور جمعہ یا کسی اور نماز کے دوران غیر مذاہب کے لوگوں کو بھی بحیثیت ناظرین پیچھے کرسیوں پر بیٹھ کر اسلامی عبادات کا مشاہدہ کرنے کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس طرح انہیں اسلام پر خطبات اور تقاریر سے استفادہ حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ سوال و جواب کے ذریعہ ان کے شکوک وشبہات کا بھی ازالہ کیا جاتا ہے۔

ہماری جماعت کا بنیادی نظریہ ہے کہ ''اسلام امن کا مذہب ہے'' اور اس کا پھیلاؤ بھی امن سے ہی ہوگا یہ نظریہ دور حاضر میں تبلیغ اسلام کے لئے ایک بہت اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد جب دنیا میں نفرت اور بداعتمادی کی حالت پیدا ہوئی یہ مسجد اُس وقت سے امن اور سلامتی کا پیغام دیتی رہی۔ آج کے دن جب تمام دنیا میں اسلام کے خلاف نفرت اور اس سے خدشات محسوس ہو رہے ہیں۔ اس کے برعکس ہماری برلن مسجد کو غیر جانبدار مقام کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے کیونکہ ہماری تعلیم ہمیشہ سے امن کا پیغام ہی دیتی رہی ہے۔ یہ مسجد آج بھی یورپ میں مقبول ترین مسجد ہے اور انشاء اللہ یہاں سے ہی اسلام کا سورج طلوع ہوگا۔

مغربی لوگوں کے دلوں میں مسلمانوں کا ڈر بیٹھا ہوا ہے اس کے متعلق ایک واقعہ یاد آ رہا ہے۔ ایک موقع پر جب ہالینڈ کے عبدالصمد سنتو صاحب اور میں برلن گئے ہوئے تھے تو ایک فوٹو گرافر دور سے کھڑی مسجد کی تصاویر بنا رہی تھی۔ جب ہم نے اسے اندر آ کر تصویریں لینے کو کہا تو اس نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ برلن کی عبادت گاہوں پر جو کتاب لکھی جا رہی ہے۔ میں اس کے لئے تصاویر بنا رہی ہوں اور اُسے اس کے ادارہ نے تنبیہہ کی ہے کہ مسجد سے دُور رہنا کیونکہ ہمیں آپ کی جان عزیز ہے۔ ہم نے اس خاتون کو تسلی دی اور کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں، یہ مسجد ہے اور یہاں سب کو اندر آنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ اس خاتون نے مسجد کے اندر کی تصاویر بھی لیں اور بعد میں ہماری مسجد کی تصویر اُسی کتاب کا سرورق بھی بنی۔ اُسی کتاب کے اندر مزید تصاویر چھاپی گئیں اور کتاب کی مشہوری کے لئے جو کارڈ چھاپے اس کے درمیان میری تصویر اور اردگرد برلن کی چند عبادت گاہوں کی تصاویر شائع ہوئیں۔

مسیح الزماں نے جو خواب دیکھا کہ:

''میں شہر لندن میں ایک ممبر پر کھڑا ہوں اور ایک انگریزی زبان میں ایک مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کررہا ہوں ۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اوران کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم تھا سو میں نے اس کی تعبیر کی کہ اگرچہ میں نے نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں کو پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہوجائیں گے۔'' اس خواب کی تعبیر ہمیں آج برلن مسجد کے ذریعہ پوری ہوتی نظر آرہی ہے۔

میں نے ''تعبیر خواب'' کی کتاب میں پڑھا کہ اگر کوئی خواب میں پرندہ دیکھ لے تو اس کی تعبیر نعمت، بزرگی، دلی مراد کو پہنچنا، مال حاصل کرنا اور دشمن پر فتح پانا ہوتی ہے۔ جتنا بڑا پرندہ ہوتا ہے اتنا ہی ہمت کا کام کامیابی سے سرانجام ہوتا ہے ۔ حضرت صاحبؒ نے جو پرندے دیکھے ان کے مقابلے میں درخت چھوٹے تھے ۔ یہ اُس امام کا خواب ہے جو انگریزی نہیں پڑھا ہوا تھا اور آپ کا خواب ہے کہ یورپ میں اُن کا پیغام جائے گا ۔ یہ امام وہ تھا جو پنجاب کے چند شہروں کے باہر کہیں نہیں گیا، ساری زندگی قادیان کے اندر ہی رہا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ طٰہٰ آیت ۷ میں فرمایا ہے:

''اور اگر تو پکار کر بات کہے تو وہ بھید کو اور اس سے مخفی بات کو بھی جانتا ہے۔''

اخفیٰ کے معنی نیم شعوری حالت کے کئے گئے ہیں لیکن دیکھا جائے تو Sub concious کے راز تو ذہن کی بیماریوں کے ڈاکٹر بھی نکال لیتے ہیں۔

اخفیٰ کے معنی وہ چھپے راز ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو بتاتا ہے مثلاً زلزلوں کی خبر یا طاعون پھیلنے کی خبر جو وہ بندے کو پیشگوئی کر کے بتاتا ہے اور پھر بعد میں وہ واقعات رونما ہوجاتے ہیں اور اسی سے خدا کا زندہ خدا ہونا ثابت ہوتا ہے۔

آج ہم اس مقام پر کھڑے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مسیح الزماں کو سفید پرندے پکڑنے کی کی گئی پیشگوئی کی تعبیر پوری ہونے والی ہے انشاء اللہ۔ اس کی تعبیر کی بنیاد تقریباً 100 سال پہلے مسجد برلن کی تعمیر کے ذریعہ ہوچکی تھی۔ حضرت مولانا محمد علیؒ (امیر اوّل) نے فیصلہ کیا کہ برلن میں مسجد تعمیر کی جائے گی اور حضرت مولانا صدر الدینؒ جو ہمارے دوسرے امیر تھے ان کے ذمے یہ کام لگا اور پانچ سال کی مسلسل محنت نے ایک چٹیل میدان میں ایک شاندار تاج محل نما عمارت کھڑی کردی۔

کتاب ''BERLIN SAKRALE ORTE/ SACRED PLACES'' کا سرورق

مسیح موعودؑ کے خواب کی تعبیر میں حضرت مولانا محمد علیؒ اور حضرت مولانا صدرالدینؒ صاحب نے اہم کردار ادا کیا۔ اب اس خواب کو تکمیل تک پہنچانے کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر آتی ہے ۔ اب یہ ہم پر ہے کہ ہم کیا کردار ادا کرتے ہیں۔

دوسری جنگ عظیم میں جب سارا برلن تباہ ہوگیا تو ہماری مسجد کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا۔ یہ خبر برطانیہ کی خبر رساں ایجنسی Reuters پر نشر ہوئی تو اس کے نمائندہ نے اس کے بچ جانے کو معجزہ قرار دیا۔ اس مسجد کی حفاظت میں ہمارے بزرگوں کی دعائیں شامل تھیں ۔ بحرحال شدید بمباری کے دوران مسجد کے مینار، گنبد اور مہمانخانہ کی چھت کو نقصان پہنچا۔

اس مسجد کی مرمت میں جماعت اور منومنٹ ڈیپارٹمنٹ نے خرچ برداشت کیا۔ اُس وقت منومنٹ ڈیپارٹمنٹ نے 80 فیصد خرچ کا حصہ دیا اور

(بقیہ صفحہ نمبر:12)

بقیہ مضمون حضرت مرزا غلام احمدؒ کا دعویٰ مجددیت

جنہوں نے دعویٰ مجددیت کر کے اس حدیث کی صحت پر مہر لگادی۔ مجددین کی مکمل فہرست بھی پیش کر رہا ہوں۔ جن میں سے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمتہ اور سید احمد صاحب بریلویؒ خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنہوں نے صریح لفظوں میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

حضرت مجدد سرہندی اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں۔ فارسی تحریر کا ترجمہ پیش ہے۔

''یہ علوم اسرار نبوت کے چراغ سے لئے گئے ہیں۔ اور ان علوم و معارف کا مالک اس ہزار کا مجدد ہے۔ اور جاننا چاہیے کہ ہر صدی پر مجدد گزرا ہے لیکن ہر صدی کا مجدد اور ہے اور ہزار کا اور''

فہرست مجددین از کتاب حج الکرامہ، پہلی صدی حضرت عمر بن عبد العزیزؒ، دوسری صدی حضرت امام شافعیؒ و احمد بن حنبلؒ، تیسری صدی حضرت ابوشرحؒ و ابوالحسن اشعریؒ، چوتھی صدی حضرت ابوعبیدہ اللہ نیشاپوریؒ و قاضی ابوبکر باقلانیؒ، پانچویں صدی حضرت امام غزالیؒ، چھٹی صدی حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ، ساتویں صدی حضرت امام ابن تیمیہؒ و حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، آٹھویں صدی حضرت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ و حضرت صالح بن عمرؒ، نویں صدی حضرت سید محمد جونپوریؒ، دسویں صدی حضرت امام سیوطیؒ، گیارہویں صدی حضرت مجدد الف ثانی سرہندیؒ، بارہویں صدی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، تیرھویں صدی حضرت سید احمد بریلویؒ۔ اسی کتاب حج الکرامہ میں ذکر ہے کہ چودھویں صدی کا مجدد مہدی اور مسیح ہوگا۔ یہ کتاب مرزا صاحب سے پہلے لکھی گئی ہے۔

پس اگر حضرت مرزا صاحب نے چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو عین سنت اللہ کے مطابق ہے۔ مرزا صاحب کے دعویٰ مجددیت سے پہلے مسلمانوں کی دینی حالت نہایت ابتر تھی اور خرافات کا سیلاب تھا۔ ایسی حالت میں یہ عظیم الشان ہستی حضرت مرزا صاحب کو اصلاح قوم مسلماناں کے لئے خداوندکریم نے مبعوث فرمایا۔ مرزا صاحب نے محدثیت کا بھی دعویٰ کیا۔

محدیث اس کو کہتے ہیں جس سے خداوندکریم کثرت سے ہمکلام ہوتا ہو۔ ایسے لوگ نبی تو نہیں ہوتے مگر اللہ تعالیٰ اُن سے مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ حدیث میں ان کے لئے محدث کا لفظ آیا ہے۔

مجدد ہونے کا دعویٰ تو سب سے پہلے آپ نے اپنی شہرآفاق تصنیف کتاب براہین احمدیہ میں کیا۔ لیکن دعویٰ مجددیت کا اعلان خاص طور پر1885ء میں ایک اشتہار کے ذریعہ کیا جو20ہزار کی تعداد میں اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں چھاپا اور مشتہر کیا گیا۔ اس میں آپ نے حضرت مسیح سے مماثلت کا شدت سے اظہار بھی فرمایا اگرچہ آپ کو اس وقت تک یہ علم نہ تھا کہ آپ ہی مسیح موعود ہیں جن کے آنے کا اس امت کو وعدہ دیا گیا تھا۔

اشتہار کے کچھ الفاظ آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

''کتاب براہین احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مئولف نے ملہم اور مامور ہوکر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے جس کے ساتھ دس ہزار روپے کا اشتہار ہے کہ دنیا کا سچا دین اسلام ہے جس میں سچائی کی برکتیں سورج کی طرح چمک رہی ہیں اور دوسرے تمام مذاہب ایسے جھوٹی باتوں پر مبنی ہیں کہ نہ عقلی تحقیقات سے ان کے اصول صحیح اور درست ثابت ہوتے ہیں اور نہ ہی ان مذاہب سے روحانی برکت وقبولیت الٰہی مل سکتی ہے۔

(ا): اسلام کی سچائی پر300 مضبوط اور قویٰ دلائل عقلیہ سے جن کی شان وشوکت وقدر ومنزلت اس طرح سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالف اسلام ان دلائل کو توڑ دے تو اس کو دس ہزار روپیہ دینے کے لئے اشتہار دیا ہوا ہے۔ اگر کوئی چاہے تو اپنی تسلی کے لئے عدالت میں رجسٹری کرالے۔

(۲): ان آسمانی نشانوں سے کہ جو سچے دین کی کامل سچائی ثابت

ہونے کے لئے ازبس ضروری ہیں۔آپ نے تین قسم کے نشان ثابت کر کے دکھائے ہیں:

(i): ایک وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مخالفین نے خود حضرت ممدوح کے ہاتھ سے آنجناب کی دعا اور توجہ اور برکت سے ظاہر ہوتے دیکھے ہیں جن کو مولف یعنی اس خاکسار نے تاریخی طور پر ایک اعلیٰ درجہ کے ثبوت سے مخصوص وممتاز کر کے درج کتاب کیا ہے۔

(II): دوم۔وہ نشان کہ جو خود قرآن شریف کی ذات بابرکت میں دائمی اور ابدی اور بے مثل طور پر پائی جاتی ہیں جن کو راقم نے بیان شافی اور کافی سے ہر ایک خاص وعام پر کھول دیا ہے اور کسی قسم کا عذر کسی کے لئے باقی نہیں رکھا۔

(III): سوم۔وہ نشان جو کتاب اللہ کی پیروی اور متابعت رسول اللہ صلعم برحق سے شخص تابع کو بطور وراثت ملتے ہیں جن کے اثبات میں اس بندہ درگاہ نے بفضل خداوند حضرت قادر مطلق یہ بدیہی ثبوت دکھلایا ہے کہ بہت سے سچے الہامات اور خوارق اور کرامات اور اخبار غیبیہ اور اسرار لدنیہ اور کشوف صادقہ اور دعائیں قبول ہوئیں۔جو خود اس خادم دین سے صادر ہوئیں ہیں اور جن کی صداقت پر بہت سے مخالفین مذہب (آریوں وغیرہ سے) شہادت ورویت کے گواہ ہیں کتاب موصوف میں درج کئے ہیں اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؒ کا اصل منصب مجددیت ہی تھا۔اس کے علاوہ باقی جو الفاظ مہدی اور مسیح وغیرہ آپؒ کے لئے الہاماً وارد ہوئے وہ آپؒ کو بطور خطاب کے عطا کیے گئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ اپیل برائے جامع برلن

جماعت کے ذمہ 20 فیصد خرچ آیا۔لیکن اب بدلتے وقتوں اور جرمنی کی مالی مشکلات کی وجہ سے منومنٹ ڈیپارٹمنٹ صرف 20 فیصد ادا کر رہا ہے اور باقی 80 فیصد خرچ جماعت نے برداشت کرنا ہے۔جو مرمت اس وقت ضروری ہے وہ سالانہ مرحلوں میں چار سال تک چلے گی اور ہماری جماعت کے ذمہ ایک کثیر رقم کی ادائیگی کا بوجھ ہے۔جس کا اندازہ آرکیٹیکٹ کے مطابق سات کروڑ روپیہ ہے۔اس کے لئے آج میں دنیا بھر میں بسنے والے بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں اور اس یقین کے ساتھ کہ ہم اپنے بزرگوں کی روایت کو قائم کرتے ہوئے فراخ دلی سے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس کار خیر میں حصہ لیں گے۔

اس مسجد کو قائم رکھنے کا واحد ذریعہ اور اہمیت یہی ہے کہ کل اس کے ذریعہ یورپ میں اسلام پھیلے گا اور ہمارے پاک مذہب کے چہرہ سے بدنامی کا بدنما داغ مٹے گا۔اسی کے ذریعہ ہمارا امن کا پیغام اور اسلام کا اصلی اور روشن چہرہ دنیا پر واضح ہوگا۔اسی کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ''سورج مغرب سے طلوع ہوگا'' پوری ہوگی۔

میں آپ سب سے پرزور اپیل کرتے ہوئے یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہر ایک کو جو اس کار خیر میں شامل ہوا اجر دے اور اسے دنیا وآخرت میں کامیابی سے نوازے۔آمین

آخر میں دوبارہ قرآن کی آیت دہراتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ اللہ اس کا اثر تمام دلوں پر ڈالے گا: ''ان لوگوں کی مثال جو اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایک دانہ کی مثال ہے جو سات بالیں اُگائے ہر ایک بال میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے کئی گنا کر کے دیتا ہے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔'' (سورۃ البقرہ 261)

(یہ اپیل سالانہ دعائیہ کے موقع پر کی گئی۔حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس اپیل کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے پاکستان میں اپنے دورہ جات کا آغاز اسلام آباد اور راولپنڈی سے کیا۔جس میں وہاں کے احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا،اس کی رپورٹ اگلے صفحات میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ادارہ)

حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ راولپنڈی واسلام آباد کے مختصر حالات

(بسلسلہ اپیل جامع برلن)

مرتب از: فضل حق

سالانہ دعائیہ 2016ء کے موقع پر حضرت امیر ڈاکٹر عبدالکریم سعید ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ وہ جامع برلن کے تعمیری اخراجات کو پورا کرنے کے لئے بذات خود شہر شہر جا کر احباب جماعت سے چندہ کی اپیل کریں گے اور اس وقت تک دم نہ لیں گے جب تک کہ جامع کی وہ پرانی شان وشوکت بحال نہ ہو جائے جو امیر جماعت حضرت مولانا صدر الدین علیہ الرحمتہ کے دور میں تھی۔

اس عزم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم جنرل سیکرٹری صاحب کی رفاقت میں سال کے شروع ہی سے اپنی مساعی کا آغاز کر دیا ہے۔ اس سلسلہ کا آغاز آپ نے دورہ راولپنڈی اور اسلام آباد سے کیا جس کے مختصر حالات قارئین ذیل کی سطور میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

مورخہ 8 جنوری 2017ء بروز اتوار حضرت امیر قوم اور جنرل سیکرٹری صاحب راولپنڈی اور اسلام آباد کے دوروں کے لئے روانہ ہوئے جس میں سب سے پہلے آپ حضرات، محترم نسیم حیات صاحب کے گھر تشریف لے گئے وہاں پر محترم نسیم حیات صاحب اور اقبال ظہوری صاحب کے اہل وعیال تشریف فرما تھے۔ وہیں پر محترم شاہد عزیز صاحب کی بہو نے سلسلہ میں شمولیت اختیار کی۔ حضرت امیر قوم نے ان سے بیعت لی اور جماعت کے ساتھ وابستگی اور دین کی خدمت کے لئے بڑھ چڑھ کر کام کرنے کی دعا دی۔

اس کے بعد حضرت امیر قوم نے جامع برلن کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور تمام احباب کو اس کی حفاظت کے لئے بڑھ چڑھ کر چندہ دینے کی اپیل کی جس میں تمام احباب اور خصوصاً اطفال الاحمدیہ نے حضرت امیر قوم کی اپیل پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوئے چندہ دیا۔ اس کے بعد آپ حضرات، محترم ملک اعزاز الٰہی صاحب کی عیادت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے جہاں پر ان کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔

رات کو حضرت امیر قوم اور جنرل سیکرٹری صاحب افضل طاہر صادق صاحب کی رفاقت میں شاہد عزیز صاحب کے بیٹے کی تقریب نکاح میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت امیر قوم نے نکاح پڑھایا اور زوجین کو خوشیوں بھری زندگی کی دعا دی اور تقویٰ اور باہمی تعاون کی تلقین فرمائی۔

تمام حاضرین مجلس نے شاہد عزیز صاحب کو ان کے بیٹے کی شادی پر مبارک باد دی اور خوشی کا اظہار کیا۔

تقریب نکاح کے بعد حضرت امیر قوم نے محترم طاہر صادق صاحب کے ہاں قیام کیا، اگلے روز مورخہ 09 جنوری 2017ء بروز سوموار صاحبزادہ اسرائیل صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور ان کے بچے کی وفات پر تعزیت کی اور دعا فرمائی۔ حضرت امیر قوم نے جامع برلن کے لئے ان سے چندہ کی اپیل کی۔ انہوں نے حضرت امیر قوم کی اپیل پر لبیک کہتے ہوئے نقد ایک لاکھ روپے دیئے۔ اسکے بعد آپ حضرات، نجیب صادق صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور ان کی والدہ کی عیادت کی۔

حضرت امیر قوم باقی احباب جماعت کے ہمراہ جامع راولپنڈی میں نماز ظہر کے لئے تشریف لے گئے، بعد از نماز حضرت امیر، کھنہ جماعت تشریف لے گئے جہاں پر تمام احباب جماعت جناب محترم ملک بشیر اللہ خان راسخ کے گھر موجود تھے۔ حضرت امیر قوم نے جماعت کے ورثہ برلن مشن کی اہمیت اور یورپ کے لئے اس مشن کی افادیت سے احباب جماعت کو روشناس کروایا۔ اور اس کی حفاظت کے لئے اپنے حصہ کی مدد فراہم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت امیر قوم کی ندا پر سب افراد نے حتی المقدور بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

پھر وفد نے حضرت امیر قوم کی قیادت میں جامع میں نماز ادا کی اور عبدالحمید ڈاڈا صاحب مرحوم اور علیم الدین صاحب کے اہل خانہ سے ملاقات کی اور جامع برلن کے حوالہ سے چندہ دینے کی تحریک دلائی ۔ یہاں پر بھی بچوں اور بڑوں نے حضرت امیر کی اپیل پر لبیک کہا۔

حضرت امیر قوم، دیگر احباب کے ساتھ حافظ انس حمید صاحب کی ہمشیرہ کی عیادت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے، تمام احباب نے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی ۔ وہاں بھی سب احباب نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق چندہ دیا۔ بعدازاں حضرت امیر قوم اور جنرل سیکرٹری صاحب افضل طاہر صادق صاحب کے ہمراہ شاکر اللہ جان صاحب کے گھر گئے اور ان کی خیر و عافیت دریافت کی وہاں پر بھی حضرت امیر قوم نے جامع برلن کی مرمت کے لئے چندہ کی اپیل کی تو انہوں نے اڑھائی لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔

آخر میں حضرت امیر قوم باقی احباب جماعت کے ہمراہ شرمین جمیل صاحبہ کے گھر تشریف لے گئے، شرمین جمیل صاحبہ نے احباب کی خاطر و تواضع کی اور جماعت کی ترقی کے لئے مفید مشوروں سے نوازا۔ حضرت امیر قوم نے جامع برلن کی مرمت کے لئے ان کے شوہر اور ان کے بھائی سلیم صاحب سے بھی چندہ کی اپیل کی۔

رات حضرت امیر قوم نے محترم طاہر صادق صاحب کے گھر قیام کیا اور علی الصبح مورخہ 10-01-2017 لاہور واپسی کے لئے سفر اختیار کیا۔

جن احباب جماعت نے جامع برلن کی مرمت کے لئے چندہ مرحمت فرمایا ان احباب جماعت کے نام اور مالیت کی تفصیل مختصراً ذیل میں درج ہے:

(۱): صاحبزادہ اسرائیل احمد صاحب و اہل خانہ (ایک لاکھ روپیہ، نقد)

(۲): نسیم حیات صاحب و ظہوری خاندان (31,700/-، نقد)

(۳): جماعت کھنہ راولپنڈی (6,850/-، نقد)

(۴): عبدالحمید ڈاڈا مرحوم اہل خانہ اور علیم الدین صاحب اہل خانہ (29,600/-، نقد)

(۵): ملک سعید احمد صاحب (5,000/-، نقد)

(۶): ہمشیرہ الیاس احمد صاحب (2 لاکھ روپیہ، نقد)

(۷): رفیہ فیروز عالم صاحبہ (ایک لاکھ روپیہ، نقد)

(۸): عظیم حیات صاحب (95,000/-، وعدہ)

(۹): نور الرحمٰن صاحب (ڈیڑھ لاکھ روپیہ، وعدہ)

(۱۰): عبدالحمید ڈاڈا مرحوم اہل خانہ اور علیم الدین صاحب اہل خانہ (6,500/-، وعدہ)

(۱۱): شاکر اللہ جان صاحب (اڑھائی لاکھ روپیہ، وعدہ)

(۱۲): فخر طاہر صادق صاحب (دو لاکھ روپیہ، وعدہ)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان تمام معطی حضرات کو اپنے در سے اتنا کثیر رزق عطا فرمائے کہ ان کی تمام محتاجیاں دور ہو جائیں اور اللہ اپنے پاس سے ان کے ان نیک اعمال کی جزا عطا فرمائے اور یوم محشر میں کامیابی اور نجات ان کا مقدر بنے۔ آمین۔

مضمون نگار حضرات کی خدمت میں گذارش

احباب و خواتین جماعت سے درخواست ہے کہ موجودہ حالات و مسائل کے پیش نظر مضامین لکھ کر ارسال فرمائیں ۔ یہ آپ کا اخبار ہے۔ اسے زیادہ سے زیادہ متنوع بنانے کے لئے تعاون کی ضرورت ہے۔

پیغام صلح کے معیار کو بلند رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے ۔ لیکن آپ کے تعاون کے بغیر اس کے معیار کو مزید بلند کرنا ممکن نہیں ۔ اپنے قیمتی مضامین ایڈیٹر پیغام صلح کے نام ارسال فرمائیں۔

ایڈیٹر پیغام صلح

مقصد عبادت

قاری فضل الٰہی (واعظ)

ہر مسلمان کے لئے اس بات کا جاننا ضروری اور لازم ہے کہ عبادت کیا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے۔یعنی ہم عبادت کس کو سمجھتے ہیں اور دراصل عبادت ہے کیا اور عبادت کس مقصد کے حصول کے لئے کی جاتی ہے۔ہم اگر غور کریں تو اپنے گردونواح میں کسی بھی ایسی چیز کونہیں پاتے جو بے مقصد اور بیکار بنائی گئی ہو۔دنیا کے اندر اللہ نے کوئی بھی چیز بے مقصد اور بیکار نہیں بنائی، چاند کو بنایا انسانوں کو روشنی دینے کے لئے،سورج کو بنایا دھوپ اور گرمائش دینے کے لئے،آسمان سے پانی برسایا تو انسان کے لئے،زمین سے اناج اگایا تو انسان کے لئے گو کہ کائنات کی ہر چیز کو انسان کے لئے بنایا ہے۔

دنیا کی تمام چیزیں بنانے کا مقصد انسان کی خدمت نظر آتا ہے، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ نے انسان کو بے مقصد اور بیکار ہی پیدا کر دیا ہو۔انسان کو بنانے کا بھی مقصد ہے وہ اللہ کی آخری کتاب سے واضح ہوتا ہے۔فرمان خداوندی ہے:

ترجمہ:اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور انہیں جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم متقی ہو جاؤ۔''(البقرہ آیت ۲۱)

اور فرماتا ہے:

ترجمہ:''اور میں نے جنوں اور انسان کو پیدا نہیں کیا مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔''(سورۃ الذّٰریٰت 56)

ان آیات سے انسان کی پیدائش کا جو صریح مقصد پتہ چلتا ہے وہ عبادت الٰہی ہے یعنی انسان کی پیدائش کی غرض وغایت صرف اور صرف اللہ کی عبادت ہے۔

مگر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سے الفاظ ایسے ہیں جن کا مفہوم مسلمانوں نے غلط سمجھ رکھا ہے اور فی الحقیقت احکام قرآنی کی تعمیل نہیں ہوسکتی جب تک ہمیں ان الفاظ کا صحیح مفہوم معلوم نہ ہو۔سوال یہ ہے کہ آخر عبادت ہے کیا چیز، قرآن نے عبادت کا کیا مفہوم لیا ہے۔قرآن میں دو قسم کے الفاظ آتے ہیں عبودیت اور عبادت۔اہل لغت نے ان دونوں لفظوں کے مفہوم میں فرق کیا ہے لیکن ان کا مادہ ایک ہی ہے جو'عبد' ہے۔عبودیت وہ تعلق ہے جو مالک یا مملوک یا آقا وغلام کے درمیان ہو۔عبادت وہ تعلق ہے جو عابد اور معبود کے درمیان ہے۔عبودیت کو دیکھا جائے تو یہ بھی عبادت کا حصہ ہے۔اس کو سمجھنے کے لئے آقا اور غلام کے درمیان تعلق کو سمجھنا ہوگا۔غلام اپنے آقا کی فرمانبرداری کرتا ہے اس کا ہر حکم مانتا ہے اور کسی حکم کی نافرمانی نہیں کرتا۔عبودیت میں صرف اطاعت کا مفہوم ہے اور یہ جسمانی تابعداری تک محدود ہوجاتا ہے اس کا سب سے ادنیٰ درجہ ملازمت اور اعلیٰ درجہ بندگی یا غلامی ہے۔یعنی ملازم کچھ وقت کے لئے اجرت کے تحت تابعداری کا پابند ہوتا ہے اور غلام مکمل طور پر اپنے آقا کے احکام کی تابعداری کا مکلّف ہوتا ہے اور وہ سرمو اپنے آقا کی نافرمانی نہیں کرسکتا۔یہ دونوں ملازمت اور بندگی عبودیت میں داخل ہیں لیکن عبادت کے لفظ کو اہل لغت نے اس عبودیت سے مخصوص کیا ہے جس کے ساتھ انتہا درجہ کی عاجزی اور تذلل ہو۔ملازم اور غلام جسمانی طور پر احکامات کی تابعداری کے مکلّف ہوتے ہیں لیکن عابد جسمانی تابعداری کے ساتھ ساتھ ذہنی اور نظریاتی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تابعداری کا مکلّف ہوتا ہے پس عبودیت کے معنی ملازم بن جانا،عبد بن جانا یا خادم بن جانا اور عابد کے معنی یہ ہوئے کہ جو عبد بھی بنے، خادم بھی بنے اور ساتھ ہی ساتھ ذہنی اور نظریاتی طور پر اپنے معبود کے سامنے انتہاء درجہ کا تذلل اور عاجزی اختیار کرے۔جب ہم اپنی نمازوں میں ایاک نعبد کا فقرہ کہتے ہیں تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ اے خدا ہم تیری ایسی عبادت کرتے ہیں جس میں تیری غلامی بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انتہا درجہ کا تذلل اور عاجزی بھی ہے۔اسی لئے کسی آقا اور کسی مالک کے سامنے تذلل کے اختیار کرنے کو اسلام نے ناجائز قرار دے دیا، تذلل صرف خدا کے سامنے جائز ہے۔یہ بات ذہن نشین رکھنی ضروری ہے کہ

عبادت کا جومفہوم عموماً لیا جاتا ہے کہ نمازیں پڑھ لیں یا بہت وظائف کر لیے اور اسی کو عبادت سمجھا جاتا ہے۔ یہ بات درست نہیں۔ خود قرآن مجید سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عبادت کا مفہوم یہ نہیں ہے۔ سورۃ یٰسٓ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: ''اے آدم کے بیٹو کیا میں نے حکم نہیں دیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرو۔'' (سورۃ یٰسٓ ۶۰)

اس آیت میں شیطان کی عبادت سے روکا گیا ہے، ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کوئی شخص شیطان کی عبادت کرتا ہو۔ جس طرح ہم سمجھتے ہیں کہ جب ہم خدا کی عظمت کا تصور کر کے اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں، اس سے دعا مانگتے ہیں، اس کے سامنے جھکتے اور گرتے ہیں، اس طرح کوئی شخص شیطان کی عظمت کا تصور کر کے کھڑا نہیں ہوتا، نہ اس سے دعا کرتا ہے اور نہ اس کے آگے سجدہ کرتا ہے۔ یہ لوگ دراصل شیطان کی عبادت اس رنگ میں کرتے ہیں کہ وہ کلی طور پر اپنے آپ کو اس کا تابع کر دیتے ہیں۔ جدھر وہ چلاتا ہے ادھر ہی چلتے ہیں اور اپنا عجز و تذلل اسی کے سامنے نثار کرتے ہیں اور اسی کو قرآن مجید نے نفس کی پیروی کا نام دیا ہے جیسا وہ فرماتا ہے:

ترجمہ: ''کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو اپنی حرص و ہوا کو معبود بنالیتا ہے'' (الفرقان43)

اس سے مراد یہی ہے کہ اپنی خواہشات کی پیروی میں گرفتار ہوتا اور اسی کے آگے جھکتا اور اسی کی فرمانبرداری کرتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ عبادت کا مقصد کیا ہے کیونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ عبادت کا جو مقصد نبی کریم صلعم کی زبان اطہر سے ادا ہوا وہی اصل مقصد ہے۔ آپ صلعم نے فرمایا کہ:

''تم اللہ کی عبادت کرو تا کہ تم اس کی خوشنودی، اس کا قرب اور اس کی رضا کو حاصل کر سکو''۔

تو ہمیں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ عبادت صرف نماز روزے، حج، زکوٰۃ کا نام نہیں بلکہ ایک مسلمان ہر وقت، ہر گھڑی، ہر لحظہ عبادت الٰہی میں مشغول ہوتا ہے۔ اس کی عمومی مثالیں تو یہ ہیں کہ جھوٹ نہ بولنا، کسی کا حق نہ مارنا، حق اللہ بھی ادا کرنا اور حقوق العباد کا بھی پاس کرنا، کسی کو دکھ نہ دینا انسانیت کی بھلائی کے لئے کام کرنا، نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے خود بھی بچنا اور دوسروں کو بھی اس سے محفوظ کرنے کی کوشش کرنا یہ عبادت کے عمومی اجزاء ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جن بندوں کا ذکر عباد الرحمٰن کے طور پر کیا ان کا تذکرہ درج ذیل آیات سے واضح ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''اور عباد الرحمٰن وہ ہیں جو زمین پر انکساری سے چلتے ہیں اور جب جاہل انہیں خطاب کرتے ہیں تو کہتے ہیں سلام اور وہ جو رات گزارتے ہیں اپنی رب کے آگے سجدے کرتے اور کھڑے ہو کر اور وہ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹا دے اور اس کا عذاب بھاری مصیبت ہے۔ وہ (تھوڑا) ٹھہرنے کے لئے اور (ہمیشہ) رہنے کے لئے بری جگہ ہے اور وہ جب خرچ کرتے ہیں نہ بے جا خرچ کرتے ہیں اور نہ (موقع پر تنگی) کرتے ہیں اور (ان کا خرچ) ان (دو حالتوں) کے درمیان اعتدال پر ہے۔''

(۲۵:۶۳۔۶۷)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عبادت کا مقصد انسان کس طرح حاصل کر سکتا ہے، اس کے متعلق تعلیم نبوی ہمیں روشنی دیتی ہے، صحیح بخاری کتاب الرقاق میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتا ہے۔''

انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک فرائض اور دوسرے نوافل، فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو اس سے صرف نماز کے فرائض ہی مراد نہیں بلکہ تمام معمولات کے فرائض شامل ہیں۔ جیسے قرض کا اتارنا،

نیکی کے مقابل نیکی وغیرہ۔ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں یعنی ایسی نیکی جو اسکے حق سے بڑھ کر ہو۔جیسے نیکی کے مقابل نیکی کے علاوہ بڑھ کر احسان کرنا یہ نوافل ہیں۔جن کے ذریعے انسان خدا کا قرب حاصل کر لیتا ہے اور خدا کا مقرب بن جاتا ہے۔خدا کا قرب حاصل کرنا ہی عبادت کا اصل مقصد ہے۔جس کا نتیجہ اللہ کی جزا ہے۔جس کا اس نے اپنے بندوں سے وعدہ کر رکھا ہے جیسے کہ قرآن مجید کی آیات کچھ یوں روشنی ڈالتی ہیں:

ترجمہ:''جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں اور بہترین مخلوق ہیں۔ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں ہمیشگی کے باغ ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ انہی میں رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے۔یہ اس کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔''(البینۃ 7 تا 8)

جب انسان کا مقصد حیات عبادت ہے اور عبادت کا مقصد اللہ کی رضا ہے تو اللہ کی رضایوں ہی حاصل نہ ہو جائے گی اس کے لئے ہمیں قرآن وسنت کو اپنا راہبر بنانا ہوگا، نبی کریم صلعم کے نقش قدم پر چلنا ہوگا وہ لوگ جو نبی کریم صلعم کے نقش قدم پر نہیں چلتے وہ کسی صورت عبادت کا مقصد حاصل نہیں کر سکتے ان لوگوں کے بارے میں کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں۔وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔''

خدا نے کیا خوب نظام ترتیب دیا ہے۔کائنات کو بنایا انسان کے لئے، انسان کو عبادت کے لئے،عبادت کو بنایا قرب الٰہی اور رضائے الٰہی کے لئے اب جس نے اس خاک کے پتلے کو خالق کے سامنے جھکا دیا اور کامل فرمانبرداری کا جوا اپنی گردن میں ڈال لیا،اس نے عبادت کے صحیح مقصد کو پاتے ہوئے اپنی زندگی کا مقصد پالیا۔اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں عبادت کے صحیح مقصد کو سمجھنے اور اس کے تحت اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

درخواست ہائے دعا

درج ذیل احباب جماعت مختلف عوارضِ جسمانی میں مبتلا ہیں۔ مرکز میں ان احباب کے لئے تمام نمازوں میں دعا کی جاتی ہے۔ تمام قارئین پیغام صلح سے درخواست ہے کہ اپنی اجتماعی اور انفرادی دعاؤں میں ان احباب کے نام شامل رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

محترم شیخ سلیم صاحب (سیالکوٹ)

محترمہ خدیجہ منصور صاحبہ (لاہور)

محترمہ ممتاز صاحبہ (لاہور)

ماسٹر عبدالسلام صاحب (لاہور)

ہمشیرہ حافظ انس صاحب (راولپنڈی)

محترمہ ثمینہ امجد صاحبہ ہمشیرہ بشریٰ علوی صاحبہ (لاہور)

محترم صاحبزادہ سید لطیف صاحب (پشاور)

وفات حسرت آیات

محترمہ سعیدہ ناصر صاحبہ زوجہ خلیل احمد صاحب (مرحوم) بہو راجہ افضل ناصر صاحب (مرحوم) قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترمہ کی دینی مساعی اور اعمال صالحہ کو اپنے ہاں قبول ومنظور فرمائے۔ان کی بھول چوک کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔اللہ ہی ان کے اہل خانہ کو صبر کی توفیق دے۔آمین

ہمارے آباء کا خواب

حارثہ عزیز

تاریک سیاہ رات میں غضب کا سناٹا تھا، ہر طرف ہو کا عالم تھا، طوفان کے تھپیڑے بند کواڑوں سے ٹکرا ٹکرا کر مہیب اور خوفناک آندھیوں کی سرگوشیاں سنا رہے تھے۔ بھیڑیوں کے غرانے چنگاڑنے کی آوازیں تھیں، ہولناک چہروں نے نہ صرف جنگلوں، بیابانوں اور صحراؤں کا سکون غارت کیا ہوا تھا بلکہ بستیوں، شہروں اور ملکوں کے ملک ظھر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ پیش کر رہے تھے۔ ان حالات میں سہانا سپنا دیکھنا تو دور کی بات لوگوں نے (Nightmares) ڈراؤنے خواب بھی دیکھنا چھوڑ دیئے تھے۔

نوحے، ماتم رنج والم کی داستان
عمر گزری ہے کوئی خواب سہانا دیکھے
یوں گھری ہے نیا بھنور میں جات کے
ٹوٹی بیچ دریا ایسے کہ زمانے دیکھے
گل ہو گئے چراغ یخ بستہ ہوا سے
چمن کی بربادی پہ کوئی خزاں کا مسکرانہ دیکھے

یہ وہ آہ زاری تھی، یہ وہ بےنواؤں، بےکسوں، لاچاروں کے دل کی آواز تھی جسے شاعر نے تو قلمبند کر دیا مگر اجڑے دیار کو بنانے کا خواب کوئی نہ دیکھ سکا۔ اقبال نے شکوہ لکھا تو سرسید نے اسباب بغاوت ہند لکھ کر آگ بجھانے کی سعی لاحاصل کی، کہیں مہدی سوڈانی نے جہاد بالسیف سے چمن اجاڑا تو کہیں جمال الدین افغانی نے۔ مگر تعبیر ندارد، ان حالات میں جب مایوسی کے سائے اس قدر گہرے ہو چکے تھے کہ ہر آنکھ آسمان کی طرف لگی ہوئی تھی کہ شاید آسمان سے کوئی غیب کی صدا مدد کو آئے۔ اس پسِ منظر میں یکا یک ایک آواز آئی:

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتلایا ہم نے

منظر بدل جاتا ہے
بہار نے خزاں کی جگہ لے لی ہے اور گلیوں
کوچوں میں منادی کرنا شروع کر دی ہے
اب تو آئے ہیں یار و دین کی بہار دکھلانے کے دن
کہاں مسدس حالی کے ہر لفظ سے ٹپکتی مایوسی
اور کہاں لندن کی یخ بستہ فضاؤں میں اللہ اکبر کی صدائیں،
کہاں امتِ مسلمہ کی زبانوں پہ حالی اور اقبال کا رونا
تو کہاں میرے آباء کے خواب،
کہ لندن کے مینار پر سفید پرندوں کا شکار،
کہاں اہل یورپ کی یلغار سے ڈگمگاتے قدم،
کہاں سلطنت عثمانیہ کا بکھرتا شیرازہ،
کہاں عرب وعجم کی اکھڑتی سانسیں اور
کہاں میرے آباء کا خواب کہ
آرہا ہے یار و اس طرف احرار یورپ کا مزاج

خوابوں سے خیال کی دنیا تو بسائی جا سکتی ہے مگر سر پر منڈلاتی تباہی روکی نہیں جا سکتی، خوابوں سے شعراء کے دیوان تو مزین ہو سکتے ہیں مگر ملت کے ایوانوں میں روشنی اور امید کی کرنیں نہیں سجائی جا سکتیں۔ خوابوں سے نیند کی لذت تو حاصل کی جا سکتی ہے مگر اس کی تعبیر کے بغیر قوموں کی تقدیریں نہیں بدلی جا سکتیں۔ خواب تو بہتوں نے دیکھے مگر ان کو عملی رنگ میرے آباء نے دیا۔

کیا عجیب لوگ تھے، کیا عجیب خواہشیں تھیں، کیا عجیب خواب تھے، کیا عجیب ہمتیں تھیں، کیا عجیب عزم تھے، کیا عجیب ولولے تھے میرے آباء کے کہ اپنے حکمرانوں بلکہ دنیائے عالم کے حکمرانوں کے دلوں کو مسخر کرنے نکل کھڑے ہوئے۔

کہاں یہ کہ علوم کی درسگاہ مغرب تھی اور کہاں یہ خواب کہ علم کا سرچشمہ اور منبع قرآن کو قرار دے کر مغرب کا رخ مشرق کی طرف موڑ لیا، تاریخ گواہ ہے کہ دینی علوم کے حصول کے لئے لوگ عرب کا رخ کرتے تھے مگر کہاں خواب کی تعبیر کے علم و چراغ میرے آباء کے تیل سے روشن ہونا قرار پایا۔

تاریخ زمانہ اور وقت یہ سریلے نغمے پھر نہیں گنگنائے گا کہ نکلے تو اہل کلیسا ہندوستان فتح کرنے مگر شکار اس کا لارڈ ہیڈلے ہو جاتا ہے۔ تثلیث کا پرچم لہرانے کا شوق رکھنے والے مشرق و مغرب میں اس کی تعلیم دینا بھول گئے کیونکہ میرے آباء نے ان کی یلغار توڑنے کا خواب دیکھ لیا تھا۔

دنیا کے کونوں کونوں میں بسنے والے حصول علم کی خاطر یورپ کا رخ کرتے ہیں، وہاں کی تعلیم اور اس کی ظاہری تہذیب کی چکا چوند سے متاثر ہوتے ہیں، اقبال جرمنی میں نطشے سے متاثر ہو کر لکھتے ہیں، دوسرے بڑے بڑے قلم کار یورپ کے دماغوں کے سامنے سرنگوں ہوتے ہیں، مگر آسٹریلیا کا فلسفی علامہ اسد بن جاتا ہے تو میرے آباء کے خواب سے جو انہوں نے برلن میں دیکھا تھا کہاں مسلمان پثر مردہ اور نڈھال قوم اور کہاں امام ہو بم جیسا فاضل انسان یہودیت چھوڑ اسلام کے مضبوط ترین قلعے احمدیت میں داخل ہو جاتا ہے، اسی لئے میں کہہ رہی ہوں کہ اب آسمان یہ نظارے دوبارہ نہیں دیکھے گا کیونکہ خواب دیکھنے والے اور خواب غفلت سے جگانے والے دونوں ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے، وہ نایاب نسل، وہ علم، عمل وہ کلاس ہی معدوم ہو گئی۔

بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے

کھا گئی زمین آسمان کیسے کیسے

ذرا میرے آباء کے خواب کی وسعت تو دیکھئے، مشرق میں فجی دنیا کے آخری کونے سے اللہ اکبر کی صدا بلند کرنے کا خواب، تو سرینام سے مشری رام سے مقابلے کا خواب، انگلینڈ میں ووکنگ کو مغرب میں اسلام کی روشنی کا مینار بنانے کا خواب تو انڈونیشیاء میں جاوا سماٹرا میں علم کی شمعیں روشن کرنے کی خواہش، امریکہ میں لوائے اسلام لہرانے کا خواب تو برلن اور یورپ میں محمد عربیؐ کے دین کو پھیلانے کا خواب۔

یہ میرے آباء کا خواب نہیں بلکہ مقصد حیات تھا، یہ خواب نہیں یہ تعبیر تھی، یہ خواب نہیں یہ مایوسی کے بڑھتے سایوں کا جواب ہے، یہ خواب نہیں یہ آسمان سے اترا ہوا جواب ہے۔

سورج مغرب سے طلوع ہوگا، سو وہ ہو گیا، میرے آبا نے تو یہ منظر دکھا دیا، جن کی آنکھیں ہوں وہ دیکھ لیں مگر جو اندھیروں میں رہنا چاہتے ہیں وہ صم بکم عمی بن کر لاشوں پر ماتم کرتے رہیں، نوحے پڑھتے رہیں ہم نے تو خواب دیکھ لیا اور تعبیر پالی۔

بقیہ: برلین مسجد میں تبلیغی سرگرمیاں

کورین ادارے کے ڈائریکٹر کا دورہ

15 دسمبر کو کوریا کے ادارے HWPL کے ڈائریکٹر، برلین مسجد خصوصاً اس لئے بھی تشریف لائے کیونکہ ہماری جماعت ان کے بین المذاہب تنظیم کے پروگراموں میں باقاعدگی سے شمولیت کرتی ہے۔ مہمانِ گرامی نے خاکسار اور جماعت احمدیہ کا ان کی برلین میں پُر امن سرگرمیوں میں شرکت پر خصوصی شکریہ ادا کیا۔ یہ ملاقات نہایت سود مند ثابت ہوئی اور خاکسار کو جماعت کا موقف سمجھانے کا خاطر خواہ موقع ملا۔

چرچ کے طلباء کا دورہ

28 دسمبر کو کرسمس منانے کے لئے چرچ کے طلباء برلین مسجد بھی تشریف لائے۔ خاکسار کے لئے یہ ایک انتہائی بہترین موقع تھا کہ طلباء کو اسلام، مسجد کی تاریخ اور جماعت احمدیہ لاہور کے متعلق تعارف کروایا گیا۔ طلباء نے پوری دلچسپی سے اسلام اور قرآن کے متعلق ہمارے خیالات سنے۔ طلباء کو اسلام کے بارے میں کتابچے دیئے گئے۔

انگریزی سے ترجمہ: ہما خالد، ایم۔اے

برلین مسجد میں تبلیغی سرگرمیاں

رپورٹ ماہ دسمبر 2016ء

از: عامر عزیز (امام مسجد برلین)

ہاشیول ورٹشافٹ یونیورسٹی کے طلباء کے وفد کی برلین مسجد میں آمد

8 دسمبر کو بیچلرز ڈگری پروگرام کے مذکورہ بالا یونیورسٹی کے طلباء مسجد تشریف لائے۔ چونکہ طلباء قرآن مجید کے حوالے سے مرتد کی سزا قتل اور جہاد جیسے موضوعات کے بارے میں تیاری کر کے آئے تھے لہٰذا یہ ایک انتہائی اہم موقع تھا کہ ہم ان کی غلط فہمیاں دور کر سکتے۔ ان موضوعات کے بارے میں ہمارے نظریہ کو انہوں نے توجہ سے سنا اور متاثر ہوئے۔ رخصت کے وقت طلباء اور اساتذہ کو مسجد کی جانب سے دینی کتب دی گئیں۔

ہسپانیہ سے ایک وفد کی آمد

8 دسمبر کو ہی چار سیاحوں کے ایک گروہ نے مسجد کا دورہ کیا۔ جنہیں برلین مسجد کی تاریخ اور جماعت احمدیہ لاہور کے متعلق مختصراً آگاہ کیا گیا۔ آخر میں وفد کو کچھ کتابچے پیش کیے گئے۔

فوک ہوش شول سے سکول کے طلباء کی آمد

9 دسمبر کو مذکورہ بالا سکول سے طلباء کا ایک گروپ اپنے اساتذہ کے ساتھ مسجد تشریف لایا۔ خاکسار نے جن استاد سے جرمن زبان کا کورس کیا تھا، وہ بھی ہمراہ تھے۔ اس گروہ میں برلین، چین، ویتنام، شام، ترکی، اٹلی، سپین اور بلغاریہ جیسے ممالک کے افراد شامل تھے۔ ایک لحاظ سے یہ سب افراد خاکسار کے ہم جماعت بھی تھے۔ سب نے انتہائی گرم جوشی سے مسجد کی تاریخ کے بارے میں پاور پوائنٹ کے ذریعہ تفصیل دلچسپی سے دیکھی اور سوالات بھی کیے۔ ان کو مسجد کی تاریخ کے بارے میں پمفلٹ دیئے گئے۔

ضلعی آفس سے ایک گروپ کی آمد

11 دسمبر کو برلین ضلع کے ضلعی افسران کا ایک گروپ مسجد تشریف لایا اور جماعت احمدیہ کی تاریخ اور برلین مسجد کے متعلق تصویری تفصیلات سے استفادہ کیا۔ سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ بھی ہوا جس کے ذریعہ اسلام کے متعلق کئی قسم کی غلط فہمیاں دور کی گئیں۔

ڈاکٹر گارڈین یونکر کی برلین مسجد میں آمد

12 دسمبر کو ڈاکٹر کارڈین یونکر دو مہمانوں کے ساتھ مسجد تشریف لائیں۔ محترمہ برلین کی ایک ممتاز محقق اور کئی کتب کی مصنفہ ہیں۔ انہوں نے برلین مسجد کی تاریخ اور اس کی لائبریری پر بڑی محنت سے تحقیقی کام کیا ہے۔ آنے والے مہمانوں کا تعلق محکمہ آثار قدیمہ سے تھا۔ ڈاکٹر یونکر نے مہمانوں کو مسجد میں آویزاں تصاویر کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ ناصر احمد صاحب اور جناب منفرڈ بیک ہاؤسن صاحب کی مرتب کی ہوئیں برلین مسجد کی تاریخ سے متعلق کتب مہمانوں کو پیش کی گئیں۔ مسجد کی تاریخ اور سرگرمیوں سے مہمان متاثر ہوئے۔

(بقیہ صفحہ نمبر 23)

مدثر عزیز (مدیر) پیغام صلح انٹرنیشنل نے دفتر 8-7 برنیئر سٹریٹ 10713 برلن (جرمنی) سے شائع کیا
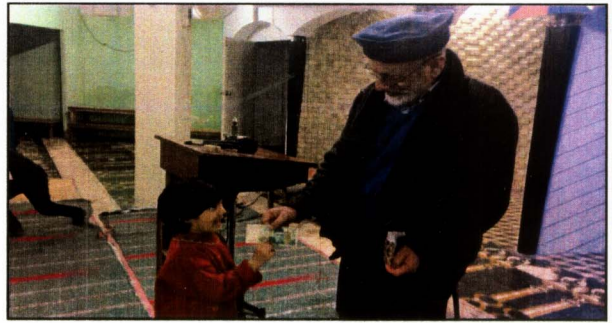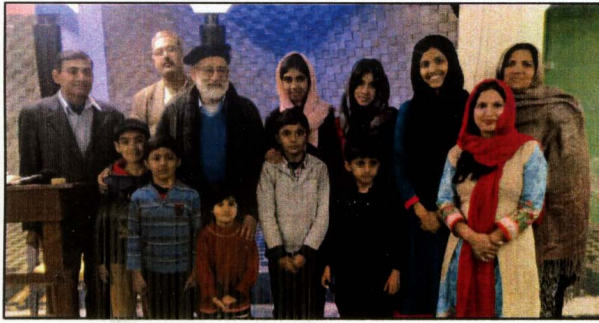
اپیل برائے برلن بمقام جامع راولپنڈی کے متعلقہ رہائشی ممبران

اپیل کھنہ جماعت راولپنڈی

اپیل بمقام رہائش گاہ جناب نسیم حیات صاحب
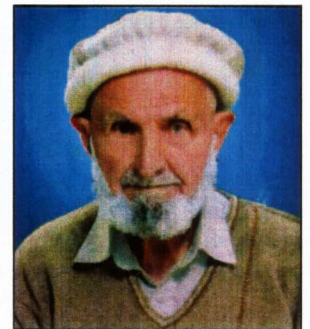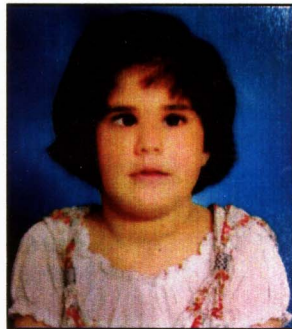
اپیل بمقام رہائش گاہ صاحبزادہ اسماعیل واہل خانہ